بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

یوم یکشنبہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

خطبہ نمبر ۱۷

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱	۷ ہجرت ۱۳۴۶ ہش ۔ ۲۶ محرم ۱۳۸۷ھ ۔ ۷ مئی ۱۹۶۷ء	نمبر ۹۸

اخبارِ احمدیہ

ــ ٥ ربوہ ۶ مئی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ نزلہ کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے احباب توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحتِ کاملہ عاجلہ عطا فرمائے آمین

ــ ٥ لاہور ۶ مئی۔ محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت اچھی ہے۔ گو اب بھی کسی وقت حرارت ۹۹ درجہ تک ہو جاتی ہے۔ اور ٹانگ میں درد بھی محسوس ہوتا ہے۔ احباب جماعت درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے آمین

خطبہ جمعہ

تمام اقوامِ عالم کے دینی اور دنیوی فوائد بیت اللہ کے ساتھ وابستہ کر دیئے گئے ہیں

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ذریعہ وُضِعَ لِلنَّاسِ کا وعدۂ الٰہی اپنی پوری شان کے ساتھ پورا ہوا

قرآنی تعلیمات کے کمالات خاصہ امتِ محمدیہ کے استعدادی کمالات پر شاہد ہیں

از سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۱ اپریل ۱۹۶۷ء بمقام ربوہ

مرتبہ:۔ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیرکوٹی

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیاتِ قرآنیہ کی تلاوت فرمائی۔

اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ فِيْهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ ۚ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ۗ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ۗ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝

(آل عمران آیت ۹۷-۹۸)

وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ۭ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ۭ وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّاۗىِٕفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ۝ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗٓ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ ۭ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ۭ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۠ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ (البقرہ رکوع ۱۵)

میں نے گزشتہ دو خطبات میں بتایا تھا کہ ان آیات میں جو میں نے ان خطبات سے پہلے بھی تلاوت کی تھیں اور آج بھی تلاوت کی ہیں اللہ تعالیٰ نے ایسے

تیئس مقاصد کا ذکر کیا ہے

جن کا تعلق بیت اللہ سے ہے اور جن مقاصد کا حصول بعثتِ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم سے

مسعود احمد جہلمی پرنٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

اور اگرچہ یہ سب وعدے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قریباً اڑھائی ہزار سال پہلے دیئے گئے تھے۔ لیکن یہ باتیں یہ وعدے اور یہ پیشگوئیاں حقیقی طور پر اس وقت پوری ہوئیں اور یہ سب مقاصد اُس وقت حاصل ہوئے جس وقت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم دنیا کی طرف مبعوث ہوئے اور قرآن کریم کی شریعت آسمان سے نازل ہوئی۔

بیت اللہ کے قیام کی پہلی غرض

اللہ تعالےٰ نے ان آیات میں جیسا کہ مَیں نے اپنے پہلے ایک خطبہ میں بیان کیا تھا یہ بتائی ہے کہ

وُضِعَ لِلنَّاسِ

یہ اللہ کا گھر اس لئے از سر نو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ہاتھ سے تعمیر کروایا جا رہا ہے کہ تمام اقوامِ عالم کے دینی اور دنیوی فوائد اس بیت اللہ سے وابستہ کر دیئے جائیں اور ظاہر ہے کہ یہ اڑھائی ہزار سالہ زمانہ جو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے درمیان گزرا، اس زمانہ میں یہ نہیں کہا جاسکتا تھا کہ بیت اللہ سے تمام اقوامِ عالم دینی اور دنیوی فوائد حاصل کر رہی ہیں۔ بہت سی قومیں اس وقت ایسی بھی تھیں جو بیت اللہ یا مکہ کے جغرافیہ سے بھی واقف نہیں تھیں۔ اکثر اقوامِ عالم وہ تھیں کہ جن کے دلوں میں بیت اللہ کی کوئی محبت نہیں تھی۔ وہ اس کی طرف کھنچے ہوئے نہیں آتے تھے۔ ان کی نگاہ میں اس کی کوئی عزت اور احترام نہیں تھا۔ اور انہیں یہ یقین نہیں تھا کہ بیت اللہ سے بعض ایسی برکات اور فیوض بھی وابستہ ہیں کہ اگر ہم ان کو جانیں اور پہچانیں تو ہم ان برکات اور فیوض سے حصہ لے سکتے ہیں۔ لیکن

جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا

تو یہی گھر جسے دنیا بھول چکی تھی دنیا نے اسکو پہچان لیا اور اسکی برکات کو جان لیا اور دنیا کے کناروں تک عالم میں بسنے والی اقوام کے سینہ میں اس کی محبت پیدا ہوگئی اور وہ تمام وعدے پورے ہونے لگے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے رب نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے رب نے اور ہمارے رب نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کئے تھے

اب مَیں یہ بتاؤنگا کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ یہ وعدہ وُضِعَ لِلنَّاسِ کس طرح اور کس شکل میں پورا ہوا۔ ظاہر ہے کہ چونکہ وعدہ تمام اقوام کے لئے تھا اور وعدہ یہ تھا کہ تمام بنی نوع انسان مکہ سے برکت حاصل کریں گے اور عقلاً یہ ممکن نہیں کہ شریعتِ کاملہ کے نزول کے بغیر ایسا ہو اس لئے قرآن کریم کی کامل شریعت کا نزول اس وعدہ کے پورا ہونے سے قبل ضروری تھا۔ قرآن کریم کا یہ دعوےٰ ہے کہ

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ (البقرہ)

یہ قرآن ایک کامل اور مکمل شریعت ہے اور اس دعوےٰ کے دلائل قرآن کریم نے یہ دیئے کہ لَا رَيْبَ فِيْهِ۔ ریب کے چار معنی جو یہاں چسپاں ہوتے ہیں۔ ان کی رو سے یہاں ہمارے سامنے چار دلائل بیان کئے گئے ہیں اس بات کے ثابت کرنے کے لئے کہ واقعہ میں یہ قرآن۔ یہ کتاب ہر لحاظ سے مکمل کامل اور اکمل اور اتم ہے۔

ریب کے ایک معنے

کی رو سے قرآن کریم کی تعریف یہ نکلتی ہے کہ انسان کی روحانی اور جسمانی اور معاشرتی اور اخلاقی اور اقتصادی اور سیاسی ضرورتوں کو پورا کرنے والی صرف یہی ایک کامل کتاب ہے اور یہی ایک کامل کتاب ہے جو فطرتِ انسانی کے سب حقیقی تقاضوں کو پورا کرتی ہے۔ کیونکہ یہ اپنے ذاتی کمالات اور فضائل اور بے نظیر تعلیمات کے ساتھ اپنی ضرورت اور صداقت کو ثابت کرتی ہے۔ اگر میں اس دلیل کو پھر ایک دعوےٰ قرار دے کر اس کے دلائل بیان کرنے لگوں تو اس ایک دلیل پر ہی بڑا وقت خرچ ہوجاتا ہے۔ قرآن کریم کو ایک حد تک سمجھنے والے بھی یہ جانتے ہیں کہ قرآن کریم کے دلائل اور فضائل اور بے نظیر تعلیمات ہر قسم کی ہیں کہ جو تمام پہلی کتب پر اس کو افضل ثابت کرتی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جب بنی اسرائیل کی الہامی کتب کے متعلق یہ سوال کیا گیا کہ ان کے ہوتے ہوئے قرآن کریم کی کیا ضرورت تھی۔ تو آپ نے یہ جواب دیا کہ سارے قرآن کریم کا نام نہ لو وہ تو بہت وسیع کتاب ہے بڑے بڑے علوم اس کے اندر پائے جاتے ہیں۔ اس کے شروع میں سورۃ فاتحہ ہے اور سورۃ فاتحہ میں جو معارف اور حقانی دلائل بیان ہوئے ہیں۔ ان معارف اور دلائل کے مقابلہ پر اپنی تمام روحانی کتب سے اگر تم وہ دلائل اور معارف نکال کر دکھا دو تو ہم سمجھیں گے کہ تمہاری کتابیں قرآن کریم کا مقابلہ کر سکتی ہیں۔ اس دعوت مقابلہ پر ایک لمبا زمانہ گزر چکا ہے اور کیتھولک ازم میں کئی پوپ یکے بعد دیگرے پیدا ہوئے اور کیتھولک چرچ کی سربراہی انہیں حاصل ہوئی۔ اسی طرح دوسرے فرقے تھے عیسائیوں کے۔ ان میں سے کسی ایک کے سربراہ کو بھی یہ جرأت نہ ہوئی۔ کہ وہ سورۃ فاتحہ کے مقابلہ میں اپنی کتب سماوی سے اس قسم کے دلائل نکال کر پیش کرسکے۔ جن کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعوےٰ تھا کہ ہم اس سورۃ سے نکال کر تمہارے سامنے رکھیں گے۔

پس لَا رَيْبَ فِيْهِ کے ایک معنی یہ ہیں کہ وہ کتاب جو اپنے ذاتی کمالات اور فضائل اور بے نظیر تعلیمات کے ساتھ اپنی ضرورت اور صداقت کو ثابت کرسکتی ہے اور جب آپ سے سوال کیا گیا کہ قرآن کریم کی ضرورت کیا ہے تو اس کا جو جواب دیا گیا اور اس جواب میں جس دعوت فیصلہ کی طرف بلایا گیا اس کو آج تک عیسائی فرقوں کے سربراہوں نے قبول نہیں کیا اور اس سے واضح طور پر ثابت ہوا کہ وہ سورۃ فاتحہ کے مضامین کے مقابلہ میں اپنی کتب سماوی کے مضامین کو پیش نہیں کرسکتے۔

اَلْکِتَاب کامل کتاب ہونے کی دوسری دلیل

لَا رَيْبَ فِيْهِ میں اللہ تعالےٰ نے یہ دی ہے کہ قرآنی تعلیم انسان کو ظن اور گمان کے بے آب و گیاہ ویرانوں سے اٹھا کر دلائل اور آیات بینات کے ساتھ یقین کی رفعتوں تک پہنچاتی ہے اور یہ خوبی ہمیشہ اس میں قائم رہے گی۔ کیونکہ اسے اللہ تعالےٰ نے محفوظ کیا ہوا ہے۔ رَیْب کے ایک معنی کے لحاظ سے یہ مفہوم بھی پایا جاتا ہے۔ کہ یہ کتاب خدا تعالےٰ کی حفاظت میں ہے۔ شیطانی دجل اس میں راہ نہیں پاسکتا۔ اس لئے اس کا جو اثر انسان کی روح پر آج پڑ رہا ہے۔ وہی اثر اس کا قیامت تک انسان کی روح پر پڑتا چلا جائے گا۔ اس لئے یہ اَلْکِتَاب ایک کامل کتاب ہے۔ لَا رَيْبَ فِيْهِ کا ایک مفہوم یہ بھی ہے۔ کہ کوئی ایسی ہدایت اور صداقت جو ایک کامل کتاب میں ہونی چاہیئے وہ اس سے باہر نہیں رہی اس کے متعلق بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے متعدد مقامات پر غیر ادیان کو فیصلہ کی طرف بلایا ہے۔ مثلاً آپ نے فرمایا کہ ہستی باری تعالیٰ کے متعلق کوئی ایسی سچی اور حقیقی دلیل تم اپنی کتابوں سے نکال کر دکھا دو جو ہیں قرآن کریم سے نکال کر نہ دکھا سکوں۔ بلکہ ہر وہ صداقت جس کا کوئی دوسری کتاب دعویٰ کرسکتی ہے وہ اس کے اندر پائی جاتی ہے اور بہت سی ایسی صداقتیں بھی اس میں پائی جاتی ہیں جو دوسری کتابوں میں نہیں پائی جاتیں۔ اسلئے یہ الکتاب ایک کامل کتاب ہے

لاریب فیہ کے چوتھے معنی کی رُو سے یہاں یہ دلیل دی گئی ہے کہ اس پر عمل کر کے تو دیکھو تم ہر قسم کے مصائب اور آفات سے محفوظ ہو جاؤ گے اور اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آ جاؤ گے پھر دُنیا کا کوئی دجل یا دنیا کی کوئی طاقت یا دُنیا کی کوئی سازش تمہارا حقیقی اور واقعی نقصان نہیں کر سکتی۔ نقصان تو وہ ہوتا ہے جو حقیقۃً ضائع ہو جائے۔ لیکن اگر کسی کے پانچ روپے گم ہو جائیں اور اس کا والد اس کو کہے کہ پانچ روپے تو تمہارے پانچ روپے کے بدلہ میں میں دیتا ہوں اور یہ دس روپے اس تشویش کے بدلہ میں ہیں جو تم کو اٹھانی پڑی ہے اور اس طرح اسے پندرہ روپے مل جائیں تو دنیا کا کوئی عقلمند یہ نہیں کہے گا کہ اس کا پانچ روپے کا نقصان ہوا ہے جبکہ اس کے بدلہ میں اس کو پندرہ روپے مل گئے ہوں۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہاں یہ دعوےٰ کیا کہ تم اس پر عمل کر کے کسی نقصان یا مصیبت میں نہیں پڑو گے۔

یہ نہیں کہا کہ تمہیں کوئی دُکھ نہیں دے سکے گا کیونکہ ایک مومن کو

خدا تعالےٰ کی راہ میں قُربانیاں

دینی پڑتی ہیں لیکن حقیقی مومن اس چیز کو جسے دنیا تکلیف سمجھتی ہے اپنے لئے راحت سمجھتا ہے اور اس کا خدا اور اس کا ربّ اور وہ جو اس کا مالک ہے اور جس کی خاطر وہ یہ تکالیف برداشت کر رہا ہوتا ہے اس کے سرور کے اس کی مسرّت کے اور اس کے آرام کے ایسے سامان پیدا کر دیتا ہے کہ وہ سمجھتا ہے کہ دُکھ دینے والے نے مجھے تھوڑا دُکھ دیا ہے اور یقین رکھتا ہے کہ اگر وہ اس سے زیادہ دُکھ دیتا تو میرے ربّ کا مجھے اس سے بھی زیادہ پیار حاصل ہو جاتا۔ تو چونکہ یہ ایسی کتاب ہے جس پر عمل کرنے والا حقیقی مومن کبھی بھی گھاٹے میں نہیں رہتا اور اس کے مقابلہ میں جو دوسری کُتب ہیں ان کا یہ حال نہیں اس لئے یہ ثابت ہوا کہ یہی کتاب الکتاب ہے اسلئے اللہ تعالےٰ نے سورۂ نساء میں فرمایا کہ

یاَیّھا النّاس قد جاءکم الرّسول بالحقّ من رّبکم فاٰمنوا خیراً لّکم۔ (النساء ع۲۴)

اے تمام بنی نوع انسان سُنو کہ ایک کامل رسول کامل صداقت لے کر تمہارے ربّ کی طرف سے تمہارے پاس پہنچ چکا ہے۔ تمہارا رب جس نے تمہیں ایک خاص مقصد کے لئے پیدا کیا تھا نشو و نما اور ارتقاء کے مختلف مدارج میں سے تمہیں گزارتا ہوا وہ اس مقام پر تمہیں لے آیا ہے کہ اپنی کامل جنّتوں میں تمہیں داخل کرے۔ سُن لو کہ یہ رسول آگیا فاٰمنوا جو وہ کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ۔ زبان سے بھی دل سے بھی اور اپنے جوارح سے بھی تم اسے مانو اور اس کی تعلیم پر عمل کرو۔ اگر تم اس کامل رسول پر ایمان لاؤ گے اور جو اکمل شریعت ہے اس کے مطابق تم اپنی زندگیاں گزارو گے تو

تم خیرِ اُمّت بن جاؤ گے

اور جب تم خیرِ امّت بنو گے اور صرف اس وقت جب تم خیرِ امّت بنو گے تو تم اس قابل ہو گے کہ تمام بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچا سکو۔ تمہارے ذریعہ سے تمام اقوام اور ہر زمانہ کے لوگ دینی اور دنیوی فوائد حاصل کریں گے۔ جب تک تم اس مقام کو نہیں پاتے ساری دنیا اور دنیا کے ہر حصہ میں بسنے والی اقوام تم سے فائدہ نہیں اٹھا سکتیں اور جب تک تم سے ساری اقوامِ عالم فائدہ نہ اٹھا سکیں اس وقت تک نہیں کہا جا سکے گا کہ تم کو (اخرجت للنّاس) تمام دنیا کی بھلائی کیلئے پیدا کیا گیا ہے اور جبتک تمہارے متعلق یہ نہیں کہا جا سکے گا کہ تمہیں تمام دنیا کی بھلائی کے لئے پیدا کیا گیا ہے اس وقت تک وہ وعدہ نہیں پورا ہو گا کہ

ان اوّل بیتٍ وّضع للنّاس

اس واسطے اٰمنوا تم اس آواز پر لبیک کہتے ہوئے قرآنی شریعت پر ایمان لاؤ۔ اسکے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالو۔ تم خیرِ امّت بن جاؤ گے۔

پس نزولِ قرآن کے ذریعہ "وضع للنّاس" کا مقصد حاصل ہوا۔ اللہ تعالیٰ سورۂ اٰلِ عمران میں فرماتا ہے کہ

کنتم خیر امّةٍ اخرجت للنّاس تأمرون بالمعروف وتنھون عن المنکر وتؤمنون باللہ ولو اٰمن اھل الکتاب لکان خیراً لّھم۔ (اٰل عمران ع۱۲)

اس آیت میں دراصل یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ ابراہیمی پیشگوئی اور وعدہ کے مطابق امّتِ محمدیہ بنی نوع انسان کے فائدہ کیلئے پیدا کر دی گئی ہے اور ایک امّت ایسی تیار ہو چکی ہے جو اخرجت للنّاس ہے۔ وہ تمام بنی نوع انسان کے فائدہ کے لئے پیدا کی گئی ہے اور اسکی دلیل یہاں یہ دی ہے کہ یہ خیرِ امّت ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ اخرجت للنّاس ہے تمام دنیا کی بھلائی کیلئے اسے پیدا کیا گیا ہے۔ اور یہ دلیل یوں ہے کہ اگر آپ تمام دنیا کی شریعتوں پر غور کریں تو

آپ اس نتیجہ پر پہنچیں گے

کہ تمام شریعتیں اُس قوم کی استعداد کے مطابق نازل ہوتی رہی ہیں جس قوم کی طرف ان کو نازل کیا جاتا رہا ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کی طرف جو شریعت بھیجی گئی اس شریعت سے ہمیں پتہ لگتا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کی روحانی استعدادیں اور صلاحیتیں کیا تھیں۔ جو شریعت حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف نازل ہوئی اُس سے ہمیں پتہ لگتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم بنی اسرائیل کی روحانی صلاحیتیں اور استعدادیں کیا تھیں۔ باقی سارے انبیاء کی قوموں کا بھی یہی حال تھا بہر حال اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو شریعت بھی جس قوم کی طرف نازل کی جاتی ہے وہ اس قوم کی روحانی صلاحیتوں اور استعدادوں کو مدِّ نظر رکھ کر نازل کی جاتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی فرد یا کسی قوم پر وہ بوجھ نہیں ڈالتا جس کو وہ برداشت نہ کر سکے۔

دوسری حقیقت

جو بڑی واضح ہے وہ یہ ہے کہ قرآنی شریعت پہلی تمام شریعتوں کے مقابلہ میں اکمل اور اتم اور کامل اور مکمل ہے۔ اگر آپ پہلی شرائع کے احکام (اوامر و نواہی) کو قرآنِ کریم کے احکام کے مقابلہ پر رکھیں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ قرآن کریم میں چھ سات صد سے زائد احکام (اوامر و نواہی) اس امّت کے لئے نازل کئے گئے ہیں ان کے مقابلہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام پر معدودے چند احکام کا نزول ہوا۔ پھر سینکڑوں ایسے احکام قرآنیہ ہیں جو پہلی کسی شریعت میں بھی ہمیں نظر نہیں آتے اور اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ پہلی شرائع کے احکام (اوامر و نواہی) محدود تھے بوجہ اسکے کہ اس قوم کی استعدادیں محدود تھیں جس کی طرف انہیں نازل کیا گیا تھا اور قرآن کریم کا ایک کامل اور مکمل شریعت ہونا یہ ثابت کرتا ہے کہ بنی نوع انسان اس زمانہ میں جب قرآن کریم نازل ہوا کامل روحانی استعدادوں کے حامل تھے ورنہ قرآن کریم ان کی طرف نازل نہ ہوتا۔

پس

قرآنی تعلیمات کے کمالاتِ خاصہ

اس امت کے استعدادی کمالات پر شاہد ہیں۔ قرآن کریم کی تعلیم کے جو کمالات ہیں اور انکی جو وسعت ہے اور اسکی جو شان ہے اس سے ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ قرآنِ کریم کے مخاطب اپنی استعدادوں میں پہلی تمام امتوں سے بڑھے ہوئے ہیں ورنہ وہ قرآن کریم کے حامل نہیں ہو سکتے تھے یعنی قرآن کریم کے مخاطب اپنی صلاحیتوں اور استعدادوں میں پہلی سب امتوں سے افضل اور برتر اور بزرگ تر ہیں۔ اور پھر جب یہ استعدادیں اور صلاحیتیں قرآنی تعلیم کی تربیت کے نیچے آئیں تو روح القدس کی معرفت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ کے نتیجہ میں اور آپکی متابعت کی برکت سے ایسے روحانی وجود پیدا ہوئے جو اپنی کمیّت اور کیفیّت اور صورت اور حالت میں تمام پہلے انبیاء کے روحانی بچوں سے اکمل اور اتم ٹھہرے۔ اور جب تک یہ خیرِ امت پیدا نہ ہو جاتی کہ کوئی پہلی امت اس کے مقابلہ میں نہ ٹھہر سکتی اور یہ سب سے آگے نہ نکل جاتی اور آئندہ کوئی ایسی امت پیدا نہ

ہو سکتی جو اس سے آگے بڑھ جائے یعنی وہ اپنے عروج اور کمال کو پہنچی ہوتی ہو اس وقت تک وضع للنّاس کا وعدہ پُورا نہیں ہوتا تھا کیونکہ ناقص شریعت کے نتیجہ میں اور ناقص تربیت سے یہ امید نہیں رکھی جا سکتی کہ وہ تمام اکنافِ عالم کو فائدہ پہنچانے والی ہو۔ غرض افاضۂ خیر میں نہ کسی امّت نے آج تک امّتِ مسلمہ کا مقابلہ کیا اور نہ کوئی ایسی امت قیامت تک پیدا ہو سکتی ہے جو امّتِ مسلمہ کے مقابلہ میں آئے۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہاں فرمایا کہ کنتم خیر امّةٍ اخرجت للنّاس اسی ابراہیمی وعدہ کے مطابق تمہیں للنّاس پیدا کیا گیا ہے

تمام دُنیا تم سے فیوض حاصل کرے گی

تم سے برکات پائے گی اور دلیل اس کی یہ ہے کہ تم خیر امّت ہو ہر دو لحاظ سے استعداد کے لحاظ سے بھی اور تربیت کے نتیجہ میں جو رنگ اسوۂ رسولؐ اور اخلاقِ حسنہ کا تم نے اپنے اُوپر چڑھایا ہے اس کے لحاظ سے بھی۔ اور تم ہی وہ ہو سکتے ہو جن سے ساری دنیا فائدہ اٹھا سکے۔ پس تمہارا خیر امت ہو جانا تمہاری صلاحیتوں اور استعدادوں کا اپنے کمال تک پہنچ جانا اور پھر ان صلاحیتوں اور استعدادوں کی تربیت کا اپنے کمال تک پہنچ جانا یہ بتاتا ہے کہ وہ وعدہ پُورا ہو گیا کہ بیت اللہ کو وضع للنّاس تمام اقوامِ عالم کے فائدہ اور بہبود کے لئے کھڑا کیا جاتا ہے۔

یہ بھی یاد رہے کہ انسان تمام بنی نوع انسان کو صرف اسی صورت میں فائدہ پہنچا سکتا ہے جب وہ تمام بنی نوع انسان کو اخوّت اور مساوات کے مقام پر لا کھڑا کرے اور کسی امتیاز یا تفریق کو جائز نہ سمجھے۔ چنانچہ وہ تمام باتیں جو انسانی عزّت اور احترام کو قائم کرنے والی تھیں وہ امّتِ مسلمہ کی شریعت میں قرآن کریم یا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ یا احادیث میں پائی جاتی ہیں۔ اسلام نے انسان انسان کے درمیان ہر امتیاز اور ہر تفریق کو مٹا کر رکھ دیا ہے اور اس طرح پر انسان کی عزّت اور توقیر کو قائم کیا ہے۔

حجۃ الوداع کے موقع پر

نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے جو خطبہ دیا اس میں آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ آلا ہوشیار ہو جاؤ اور کان کھول کر سُنو کہ تمہارا ربّ ایک ہے وہ ایک ذات ہے جس کی ربوبیت کے نتیجہ میں تمام اقوام مختلف فاصلے طے کرتے ہوئے اس مقام پر پہنچ گئی ہیں کہ ان تمام اقوام کی روحانی اور اخلاقی استعدادیں اور صلاحیتیں ایک جیسی ہو گئی ہیں اور اب وہ آخری شریعت کو قبول کرنے کے لئے تیار ہو گئی ہیں۔ تمہارا پیدا کرنے والا ایک ہے اس نے تمہاری جسمانی اور روحانی استعدادوں کو ایک جیسا پیدا کیا ہے۔ قوم قوم میں اس نے فرق نہیں کیا۔ یہ صحیح ہے کہ افراد کا اپنا اپنا ایک ترقی کا دائرہ ہوتا ہے لیکن قوم قوم میں کوئی تفریق نہیں کی جا سکتی۔ یہ نہیں کہ ایک قوم ذلیل یا حقیر ہے یا اس کی بناوٹ ہی ایسی ہے کہ وہ جسمانی یا روحانی یا علمی یا اخلاقی یا معاشرتی یا اقتصادی ترقی نہیں کر سکتی۔ پس فرمایا کہ ہوشیار ہو جاؤ۔ کان کھول کر سُنو کہ تمہارا ربّ جس نے تمہیں پیدا کیا۔ جس نے تمہارے قویٰ کو پیدا کیا۔ جس نے تمہاری صلاحیتوں کو پیدا کیا۔ جس نے تمہاری استعدادوں کو پیدا کیا۔ پھر ان کی ربوبیّت کی اور ارتقاء کے مدارج میں سے تم کو گزارا اور تمہاری نشوونما کو کمال تک پہنچایا۔ وہ پاک ذات واحد ہے۔ ایک ہے۔ اور تم یہ بھی یاد رکھو کہ تمہارا باپ بھی ایک ہے یعنی

تم سب آدم کی نسل سے ہو

غرض تمہارا ربّ پیدا کرنے والا ایک ہے تمہارا باپ آدم ایک ہے۔ اگر تم مختلف باپوں کی اولاد ہوتے تو تم کہتے ہم نے اپنے اپنے باپوں سے ورثہ حاصل کیا ہے اور ہمارا باپ بزرگ تر اور برتر تھا۔ اس کے ورثہ میں ہمیں از خود یہ برتر رتبہ مِل گیا ہے مگر ایسا کہنا درست نہیں کیونکہ باپ ایک ہے۔ پھر اگر مختلف خدا ہوتے مختلف ربّ ہوتے تو کوئی قوم کہہ سکتی تھی کہ جس ربّ نے ہمیں پیدا کیا ہے وہ زیادہ طاقت ور اور زیادہ عالم اور زیادہ قادر اور زیادہ شفقت کرنے والا اور زیادہ رحم کرنیوالا تھا اُس نے ہمیں زیادہ دیدیا۔ ان کا پیدا کرنے والا ربّ علم میں زیادہ نہیں تھا۔ اسکی قدرت زیادہ نہ تھی اس میں رحم زیادہ نہ تھا اس کو اپنی مخلوق کے ساتھ وہ محبّت نہیں تھی جو ہمارے ربّ نے ہم سے کی اس لئے ان کو کم چیزیں ملی ہیں اس لئے یہ اس لحاظ سے کم تر ہو گئے ہیں۔ مگر جب تمہارا ربّ ایک جب تمہارا باپ ایک تو

تمہیں یہ جان لینا چاہیئے

کہ کسی عربی کو عجمی پر کوئی فضیلت حاصل نہیں ہے اور کسی عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت حاصل نہیں ہے نہ کسی سیاہ کو سُرخ رنگ والے پر کوئی فضیلت حاصل ہے اور نہ کسی سُرخ رنگ والے کو سیاہ فام پر کوئی فضیلت حاصل ہے۔ اور ایک اَور جگہ آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ نہ کسی سُرخ رنگ والے کو کسی سفید فام پر کوئی فضیلت حاصل ہے اور نہ کسی سفید فام کو سُرخ رنگ والے پر کوئی فضیلت حاصل ہے۔ فضیلت کا معیار تمہارے ربّ کی نگاہ میں اور ان استعدادوں کے نتیجہ میں جو تمہارے اندر اس نے پیدا کی ہیں ایک ہی ہے اور وہ ہے تقویٰ۔ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں بزرگ تر وہ ہے جو زیادہ متقی ہے لیکن خدا تعالیٰ کی نگاہ کا تو تمہیں پتہ نہیں۔

لا تزکّوا انفسکم ھو اعلم بمن اتّقٰی (النجم)

جب بزرگی کا انحصار اللہ تعالیٰ کی نگاہ پر ہوُا اور ہمیں اس نگاہ کا پتہ نہیں کہ وہ پیار کی ہے یا غضب کی ہے تو پھر ایک دوسرے پر بزرگی نہ جتایا کرو۔ یہ ایک مثال ہے جو مَیں نے دی ہے ورنہ اسلامی تعلیم ایسے احکام اور تعلیمات سے بھری پڑی ہے۔ مثلاً اقتصادی لحاظ سے اسلام کسی کی برتری کو تسلیم نہیں کرتا بلکہ امیر کو یہ کہتا ہے کہ جب تک غربت قائم ہے تیرا تیرے مال پر کوئی حق نہیں۔ جیسے فرمایا:۔

وفی اموالھم حقٌ للسّآئل والمحروم

میرے نزدیک

اس آیت کے یہ معنی ہیں

کہ جب تک ضروریاتِ زندگی ہر فردِ قوم کو نہیں مِل جاتیں کسی مالدار کا اپنے مال پر حق باقی نہیں رہتا۔ جب ضروریاتِ زندگی پوری ہو جائیں پھر جو باقی بچتا ہے وہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے اُسے جائز راہوں پر خرچ کرنے سے اسلام نہیں روکتا۔ لیکن اگر ہمسایہ بھُوکا ہو اور تم پانچ یا سات کھانے کھاؤ تو اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا۔ پس کسی لحاظ سے بھی کسی قوم کو بحیثیت قوم کسی دوسری قوم پر کوئی فضیلت حاصل نہیں۔ مثلاً علم کے میدان میں سب دماغ ایک جیسے ہیں ہر قوم میں بڑے اچھی صلاحیت والے اور جینیئس (Genius) قسم کے دماغ بھی ہیں اور ہر قوم میں دماغی لحاظ سے خر دماغ بھی ہیں۔ ان کی اپنی اپنی صلاحیتیں ہیں لیکن یہ بات غلط ہے کہ کوئی قوم سارے کی ساری علم کے میدان میں خر دماغ ہو اور ایک دوسری قوم ساری کی ساری علم کے میدان میں جینیئس (Genius) ہو۔ یہ صحیح ہے کہ جو حاکم قومیں ہیں وہ اپنے گدھوں کو بھی رفعت کے مقام پر لے جاتی ہیں۔ مثلاً میرے ساتھ ایک طالب علم آکسفورڈ میں پڑھا کرتا تھا

وہاں طریق یہ ہے

کہ جو طالب علم پڑھائی میں چل نہ سکے اس کا روپیہ ضائع نہیں کرتے بلکہ ایک ٹرم کے بعد جب وہ اپنے گھر جاتا ہے اور اس ٹرم کا نتیجہ نکلتا ہے تو اُسے گھر میں خط بھیج دیتے ہیں کہ تمہیں واپس تشریف لانے کی ضرورت نہیں تم وہیں کام کرو۔ انگریزی میں اسے کہتے ہیں SENT HOME گھر بھیج دیا گیا۔ اتفاقاً میرے گروپ کا ایک لڑکا

دوسری ٹرم میں واپس نہ آیا۔ مجھے اس وقت ان کے غریبی کا علم نہیں تھا۔ اس لئے میں نے دوستوں سے پوچھا کہ فلاں طالب علم کیوں نہیں آیا۔ کیونکہ مجھے یہ خیال بھی پیدا ہوا کہ بعض موتیں بھی ہو جاتی ہیں اور پھر حادثات بھی ہو جاتے ہیں پتہ نہیں کیا بات ہے کہ وہ لڑکا واپس نہیں آیا۔ تو مجھے ایک دوست نے بتایا کہ He is sent Home اس کو انہوں نے فارغ کر دیا ہے۔ ۱۹۲۴ء میں جب میں دہلی گیا تو پلیٹ فارم پر اتفاقاً ایک شخص پر نظر پڑی تو معلوم ہوا کہ یہ وہی لڑکا ہے وہ اس وقت انگریزی حکومت کا ایک بڑا افسر تھا اس نے مجھے پہچان لیا اور میں نے اس کو پہچان لیا۔ ہم ایک دوسرے سے ملے میں نے دل میں کہا کہ چونکہ اس قوم کو دنیوی اقتدار حاصل ہے اس لئے یہ ہمارے ملک کے محاورہ کے مطابق اپنے گدھوں کو بھی افسر بنا دیتے ہیں اور افسر بھی ہمارے اوپر۔ غرض ہر قوم میں اچھے دماغ بھی ہیں اور بُرے دماغ بھی ہیں کوئی قوم ایسی نہیں ہے جس میں آپ کو یہ چیز نہ ملے۔ کوئی قوم ایسی نہیں ہے جس کے سارے دماغ اچھے ہوں اور کوئی قوم ایسی نہیں ہے جس کے سارے دماغ بُرے ہوں۔ اچھے اوسط درجہ کے اور بُرے سب ہی ہر قوم میں پائے جاتے ہیں غرض اسلام اسبات کو پسند نہیں کرتا کہ کوئی امتیاز قائم رکھا جائے۔ بلکہ وہ مساوات قائم کرتا ہے مثلاً تعلیم کے میدان میں دیکھو اسلام علم سیکھنے پر بہت زور دے رہا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ جتنا جتنا علم کوئی سیکھ سکے جتنی جتنی کسی کے اندر صلاحیت اور استعداد ہو اس کو علم سکھانا چاہیئے۔ اور اس سے یہ بات بھی نکلتی ہے کہ کوئی تھرڈ کلاس لڑکا جو رعایتی پاس ہونے والا ہو اس کو وظیفہ نہیں دینا چاہیئے کیونکہ وہ ضیاع ہے۔ لیکن جو ہوشیار طالب علم ہے اس کے دماغ کو ضائع کرنا اللہ تعالےٰ کی ناشکری اور قوم کو نقصان پہنچانے کے مترادف ہے غرض اسلام نے

انسان انسان میں مساوات

کو اور اس کے بعد اخوت کو قائم کر دیا ہے۔ اس نے دل کے سارے کینوں اور بغضوں کو نکال کے باہر پھینک دیا ہے اور اس نے کہا ہے تم بھائی بھائی کی طرح ایک دوسرے سے پیار کرو اور پھر اپنی بنیادی تعلیم کو تین بڑے ستونوں پر قائم کیا ہے اور وہ تین ستون عدل احسان اور ایتاء ذی القربیٰ ہیں۔ ہر وہ قوم جو بین الاقوامی ہو یا وہ رشتے اور تعلقات جو بین الاقوامی ہوں وہ اگر عدل کے اصول پر قائم ہوں اور اس سے بڑھ کر احسان کے اصول پر قائم ہوں اور پھر اس سے بھی بڑھ کر ایتاء ذی القربیٰ کے اصول پر قائم ہوں تو آج دنیا کے سارے فسادات مٹ جاتے ہیں اور دنیا ایک دوسرے سے فائدہ اٹھانے لگتی ہے۔ بجائے اس کے کہ وہ یہ سوچتی رہے کہ ہم دوسروں کو کس طرح نقصان پہنچا سکتے ہیں۔

پس اللہ تعالےٰ نے یہ بنیادی حکم دے کر ہمیں بتایا ہے کہ تم میں سے بعض طبائع عدل سے آگے نہیں نکل سکیں گی۔ انہیں ہم کہتے ہیں کہ تم عدل کے مقام کو چھوڑ کر نیچے نہ گرنا ورنہ تم مسلمان نہیں رہو گے۔ بعض طبائع ایسی ہوں گی جو عدل کے مقام سے اوپر پرواز کریں گی اور احسان کے مقام پر پہنچ جائیں گی لیکن اس سے آگے نہیں جا سکیں گی ان کو ہم کہتے ہیں کہ اگر تم نے احسان کے مقام کو چھوڑ دیا اور باوجود اپنی استعداد کے تم گر کر عدل کے مقام پر آ گئے تو یاد رکھو تم اللہ تعالیٰ کی بہت سی ایسی نعمتوں سے محروم ہو جاؤ گے کہ جو تم اس مقام پر قائم رہتے ہوئے حاصل کر سکتے تھے اور یہ کوئی معمولی خسران نہیں ہے بلکہ یہ بہت بڑا خسارہ ہے۔ پھر تم میں سے بعض لوگ ایسے ہیں جو ان ہر دو مقام سے اوپر ہو کر ایتاء ذی القربیٰ کے مقام پر پہنچ جاتے ہیں اور پہنچ سکتے ہیں۔ ان کو ہم کہتے ہیں کہ تم احسان کے مقام پر راضی نہ ہو جانا ورنہ تم خدا تعالیٰ کی بے نظیر اور بے مثل نعمتوں اور فضلوں اور برکتوں سے محروم ہو جاؤ گے۔ غرض اسلام نے انسان انسان کی مساوات اور اخوت اور پیار کو ان تین ستونوں پر قائم کیا ہے۔

اس وقت کافی دیر ہو گئی ہے۔ مگر میں یہ چاہتا تھا کہ اس مقصد پر تفصیل سے بات ہو جائے کیونکہ یہ مقصد تینتیس مقاصد میں سے ایک بنیادی چیز ہے۔ آخری مقصد بھی ایسا ہی اہم ہے بیچ میں سے ہم جلدی نکل جائیں گے۔ اس سلسلہ میں

ایک دوست نے خواب بھی دیکھی ہے

(انہیں تو اس کی تعبیر سمجھ نہیں آئی تھی) چند دن ہوئے انہوں نے مجھے لکھا کہ میں نے دیکھا کہ میں (اور میرے ساتھ کچھ دوست اور بھی ہیں۔ قادیان کے اسی چوک میں ہوں جس میں مسجد مبارک کے اس حصہ کی سیڑھیاں اترتی ہیں جو بعد میں بڑھایا گیا تھا (یہاں بہت سارے عزیز بچے ایسے بھی ہوں گے جنہوں نے قادیان دیکھا ہی نہیں اور وہ سمجھ ہی نہیں سکتے لیکن جنہوں نے قادیان دیکھا ہے وہ سمجھ سکتے ہیں کہ مسجد مبارک کے اس حصہ کو جو بنایا گیا تھا سیڑھیاں ایک چوک میں اترتی تھیں۔ اس دوست نے لکھا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ہم اس چوک میں کھڑے ہیں) آپ بڑی تیزی سے آئے ہیں۔ آپ کے چہرے پر بشاشت اور رونق ہے۔ آپ کچھ سیڑھیاں چڑھتے ہیں اور پھر ہماری طرف دیکھتے ہیں پھر کچھ اور سیڑھیاں چڑھتے ہیں اور ہماری طرف دیکھتے ہیں۔ دو دفعہ آپ نے ایسا کیا ہے اور پھر آپ ساری سیڑھیاں چڑھ گئے ہیں۔ پھر آپ نے اذان دی ہے ہم سمجھتے ہیں کہ عصر کی نماز کا وقت ہے اسلئے آپ نماز عصر پڑھائیں گے۔ لیکن نماز سے پہلے جو اذان آپ نے دی ہے ہم نے محسوس کیا کہ وہ معمول سے زیادہ لمبی ہے اور یہ حصہ مضمون جو میں بیان کر رہا ہوں

ایک خاص پروگرام

کی طرف بلانے کا ہی رنگ رکھتا ہے۔ تاکہ جس وقت میں اس پروگرام پر آؤں تو آپ پس منظر سے پوری طرح واقفیت حاصل کرنے کے نتیجہ میں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے لگیں۔

غرض وُضِعَ لِلنَّاسِ ایک مقصد بیت اللہ کی تعمیر کا تھا اور چونکہ یہ اس لحاظ سے بڑا ہی اہم ہے کہ باقی سارے مقاصد کا اس پہلے مقصد کے ساتھ یا پھر جو آخری مقصد ربنا وابعث فیھم رسولا منھم یتلوا علیھم اٰیٰتک الخ میں بیان ہوا ہے اس کے ساتھ گہرا تعلق ہے اور میں چاہتا تھا کہ اس مقصد کو تفصیل کے ساتھ بیان کروں تا آپ اچھی طرح سمجھ جائیں کہ وضع للناس کی پیشگوئی پوری نہیں ہو سکتی تھی جب تک ایک ایسی امت دنیا میں پیدا نہ ہو جائے جو خیر الامم ہو اور وہ امت پیدا نہیں ہو سکتی تھی جب تک کہ قرآن کریم کی شریعت جو کامل اور مکمل ہے اس کا نزول نہ ہو جاتا اور ہر شریعت کا نزول قوم کی استعداد کے مطابق ہوتا ہے۔ قرآن کریم کی شریعت چونکہ ہر پہلو اور ہر لحاظ سے کامل اور مکمل ہے اسلئے

اس سے ہم یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں

(اور اسکے علاوہ کوئی نتیجہ اخذ نہیں کر سکتے) کہ وہ اقوام جو اس زمانہ میں اور پھر قیامت تک اس کی مخاطب تھیں اور مخاطب رہیں گی وہ اپنی صلاحیتوں اور استعدادوں کے لحاظ سے قرآن کریم کی حامل ہو سکتی تھیں اور قرآن کریم کی تربیت کو قبول کرنے کے بعد اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیوض اور برکات سے حصہ لینے کے بعد ان کی شکلیں ان کے حلیے کچھ اس طرح بدلے کہ ایک حقیقت بین نگاہ میں وہ نئے انسان بن گئے یعنی ان کی جو پہلی شکل تھی یا جو پہلے نقوش تھے ان کا کوئی حصہ باقی نہ رہا بلکہ نئے نقوش ابھر آئے جس طرح ریشم کا کیڑا جب ریشم بنا چکتا ہے تو اگر انسان اس کو موقع دے اور ریشم کا وہ جال جو اس نے اپنے اردگرد بنایا ہوا ہوتا ہے اس میں سے باہر نکل آئے تو وہ پہلا کیڑا نہیں رہتا بلکہ اس کا پہلا سر پہلی آنکھیں اور پہلا حلیہ بالکل بدل جاتا ہے پہلے اسکے پر نہیں ہوتے لیکن ۴۲ یا ۴۸ گھنٹوں کے اندر اندر اس کے پر نکل آتے ہیں۔ نیا سر پیدا ہو جاتا ہے۔ نئی آنکھیں پیدا ہو جاتی ہیں بالکل یہی مثال ان لوگوں کی ہے کہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔ پہلے وہ زمین کے کیڑے تھے اور بعد میں ان کو اللہ تعالےٰ نے نئی بصارت دی نئی آنکھیں دیں نئے دماغ دئے۔ پرواز کی نئی قوت عطا کی پھر وہ آسمان کی وسعتوں میں اڑنے لگے اور جب یہ قوم پیدا ہو گئی تو وضع للناس کا وعدہ بھی پورا ہو گیا۔

اس سے یہ بھی پتہ لگتا ہے کہ اس قوم پر جس کو قرآن کریم خیر امت کہہ رہا ہے۔ دنیا کی خدمت کرنے کے سلسلہ میں کس قسم کی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ ہم سب کو اپنی ذمہ داریوں کو نباہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

شذرات

نماز میں ذوق پیدا کرنے کا نسخہ

اکثر انسان کی ایسی حالت ہو جاتی ہے کہ اس کو نماز میں ذوق حاصل نہیں ہوتا اور وہ اس کو بیگار سمجھنے لگتا ہے۔ یہ مرض اگر بڑھ جائے تو کئی انسان تارک نماز ہو جاتے ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کے لئے یہ نسخہ تجویز کیا ہے کہ خواہ کچھ بھی ہو انسان نماز ترک نہ کرے۔ اور پڑھتا چلا جائے جس طرح انسان کڑوی دوا پی لیتا ہے تاکہ اس کو شفا حاصل ہو۔ اس لئے روحانی بیماری کے لئے بھی ضروری ہے کہ انسان دوا استعمال کرے خواہ کتنی کڑوی ہو چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"جیسے دوا کھاتا ہے تاکہ صحت حاصل ہو اسی طرح اس بے ذوقی کی نماز کو پڑھنا اور دعائیں مانگنا ضروری ہے۔ اسی بے ذوقی کی حالت میں یہ فرض کرکے کہ اس سے لذت اور ذوق پیدا ہو یہ دعا کرے۔

"اے خدا تو مجھے دیکھتا ہے کہ میں کیسا اندھا اور نابینا ہوں اور میں اس وقت بالکل مردہ حالت میں ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ تھوڑی دیر کے بعد مجھے آواز آئے گی۔ تو میں تیری طرف آجاؤں گا۔ اس وقت مجھے کوئی روک نہ سکے گا۔ لیکن میرا دل اندھا اور ناشناسا ہے۔ تو ایسا شعلہ نور اس پر نازل کر کہ تیرا انس اور شوق اس میں پیدا ہو جائے۔ تو ایسا فضل کر کہ میں نابینا نہ اٹھوں اور اندھوں میں نہ جا ملوں"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۲۱)

چاہیئے کہ احباب اس دعا کو حفظ کر لیں اور نماز میں پڑھا کریں۔

اللہ تعالےٰ سے بغاوت

رحیم یار خاں میں میاں طفیل محمد صاحب امیر جماعت اسلامی مغربی پاکستان نے ارکان جماعت کو اختتامی ہدایات دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ

"آپ اس ملک کے اندر حق کے گواہ بنا کر کھڑے کئے گئے ہیں۔ یہ کام دراصل انبیاء علیہم السلام کا تھا، جو آپ کے سپرد ہوا ہے۔ ضروری ہے کہ اب آپ اپنے آپ کو اس کا اہل بھی ثابت کریں۔" (ایشیا ۲ اپریل)

یہ اسی طرح کی بات ہے جس طرح کوئی شخص مزدوروں سے کہے کہ یہ عمارت تیار کرنا تو دراصل انجینئروں کا کام تھا مگر میں یہ کام آپ لوگوں کے سپرد کرتا ہوں۔ آپ اس کی اہلیت پیدا کریں۔ یعنی انجینئر بن جائیں۔

عقیدت کا سب سے بڑا المیہ یہی ہے کہ وہ نادانوں کے ہاتھ میں پڑ کر مضحکہ خیز صورت اختیار کر لیتی ہے۔ یہ صاحب اتنا نہیں سمجھتے کہ جو مزدور صرف گارا اینٹیں ڈھونا جانتے ہیں وہ انجینئروں کی طرح عمارت کس طرح تیار کر لیں گے۔ عقل کے غرور میں اللہ تعالےٰ سے بغاوت کا عملی نمونہ اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتا ہے؟

اہلِ علم سے مایوسی

میاں طفیل محمد صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ

"جو آدمی آپ کی بات غور سے سنتا ہے اس پر خصوصی توجہ دیں۔ ضروری نہیں کہ آپ کا مخاطب عالم و فاضل ہی ہو۔ بعض اوقات کم لکھے پڑھے اور ان پڑھ افراد میں دین کی دعوت ایسا رنگ دکھاتی ہے کہ وہ پورے ماحول کا نقشہ بدل دیتی ہے۔" (ایضاً)

تجربہ بہت بڑا استاد ہے۔ جتنے اہلِ علم حضرات "اقامتِ دین" کا دلآویز نعرہ سن کر جماعت میں داخل ہوئے تھے۔ سب کے سب یکے بعد دیگرے مودودی صاحب کے ڈھنگ دیکھ کر الگ ہوتے چلے گئے ہیں۔ سچ ہے دودھ کا جلا چھاچھ پھونک پھونک کر پیتا ہے

علماء کے بعد وکلاء

علماء سے مایوس ہو کر اب مودودی صاحب وکلاء کو "اقامتِ دین" کے سبز باغ دکھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ چنانچہ میاں طفیل محمد نے رحیم یار خاں میں وکلاء کو مخاطب کرکے فرمایا:۔

"صرف اسلامی تاریخ ہی میں یہ بات نہیں بلکہ پوری دنیا کی تاریخ کو اٹھا کر دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ دنیا کی قیادت ہمیشہ قانون دان طبقہ میں رہی ہے ملک کے موجودہ حالات آپ کی طرف امید کی نگاہوں سے دیکھ رہے ہیں"۔

وکلاء نے قیادت کی اس رشوت کو کہاں تک قبول کیا ہے۔ مگر میاں صاحب نے آپ ہی نے ساہیوال میں اپنا قصہ یوں بیان فرمایا۔

"میں بھی ریاست کپورتھلہ میں پیشہ وکالت سے منسلک تھا اور نہایت پُر سکون انداز سے کام کر رہا تھا۔ کہ ایک روز ایک صاحب "ترجمان القرآن" کا پرچہ لائے۔ اس میں ایک مضمون راہ رو پشت بمنزل کے مطالعہ کی دعوت دی۔ میں مولانا مودودی کے نام سے واقف نہ تھا۔ لیکن اس تحریر نے ذہن میں ہلچل مچا دی اور خیالات کے مدوجزر اٹھتے رہے اور دل کوئی فیصلہ کن قدم اٹھانے کے لئے بے چین نظر آنے لگا۔ بالآخر میں پیشہ وکالت سے دستبردار ہو کر اسلامی تحریک میں اپنے آپ کو کھپانے کے لئے آگے بڑھ آیا"۔

مطلب یہ ہوا کہ تمام وکلا آپ کی تقلید کریں اور پیشہ وکالت کو تیاگ کر اسلامی جماعت میں اپنے تئیں کھپا دے۔

سوال یہ ہے کہ پیشہ وکالت کا کیا ہوگا؟ ہو سکتا ہے کہ قانون کے طلباء اس مثال سے متاثر ہو کر لاء کالج کو ہی چھوڑ دیں۔ اور اسلامی جماعت میں اپنے آپ کو کھپانے کے لئے "قیادت کا انعام" بھی ترک کر دیں۔

قطعات

نگہِ مظلوم فغاں ہوتی ہے
آتشِ دل کا دھواں ہوتی ہے
کوئی سمجھے تو سمجھ سکتا ہے
بے زبانی بھی زباں ہوتی ہے

جہاں میں پھر غلامانِ محمد مصطفےٰ اُٹھے
صحابہؓ کی طرح مثلِ چراغِ رہ نما اُٹھے
کلام اللہ زبانوں پر دمِ الہام سینوں میں
فجور و فسق کی دنیا میں پھر کچھ پارسا اُٹھے

گلشن میں اجتماعِ گُل رنگا رنگ ہے
فصلِ بہار خاک کے دل کی اُمنگ ہے
کھویا گیا ہے عشق کی آوارگی میں قیس
لیلیٰ کے تن پہ چاکِ گریباں تنگ ہے

تنویر

مستشرقین کے قرآن مجید پر اعتراضات

آزر سے کون مراد ہے؟

وَاِذْ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً
اِنِّيْ اَرٰىكَ وَقَوْمَكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ۔ (الانعام ۷۵)

اس آیت کے پیش نظر بعض مستشرقین نے اعتراض کیا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کے والد کا نام آزر نہیں تھا بلکہ تارح تھا لہٰذا قرآن کریم نعوذ باللہ غلط تاریخی مواد پیش کرتا ہے اور یہ اختلافات کا مجموعہ ہے۔

تاریخی اور لغوی حقائق کی روشنی میں یہ اعتراض نہ صرف غلط ہے بلکہ مستشرقین کی جہالت اور تعصب پر دلالت کرتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ عربی زبان میں لفظ اُب حقیقی باپ کے لئے ہی نہیں بلکہ چچا۔ دادا۔ ماموں اور بیوی کے والد کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے چنانچہ لغت کی مستند کتاب لسان العرب میں یہ تمام معانی درج ہیں۔ آجکل روحانی اور مذہبی لیڈروں کے لئے بھی لفظ اُب استعمال ہوتا ہے۔ عیسائی ان پادریوں کو بھی جن کی لیاقت مسلمہ ہوتی ہے اُب کہتے ہیں۔

قرآن کریم نے حضرت ابراہیمؑ کے چچا کے لئے لفظ آزر استعمال کیا ہے نہ کہ آپ کے والد کے متعلق۔ حضرت ابراہیمؑ کے حقیقی والد آپ کے بچپن میں ہی وفات پا گئے تھے اسلئے آپ کے چچا آزر نے ذاتی نگرانی میں آپ کی تربیت کی تھی۔ چنانچہ سورۂ ابراہیم آیت ۴۲ میں خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے اپنی زندگی میں اپنے والد کی مغفرت کیلئے دعا کی تھی جو اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اُب کی جگہ لفظ والد استعمال کیا ہے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اُب اور والد کے الفاظ میں عموم خصوص مطلق کی نسبت ہے یعنی والد اُب ہے۔ لیکن یہ ضروری نہیں کہ ہر اُب حقیقی باپ ہو۔ پس قرآن کریم میں جہاں لفظ والد کا استعمال ہوا ہے وہاں آپ کے حقیقی باپ مراد ہیں لیکن لفظ اُب میں ان کے چچا آزر مراد ہیں جو بُت پرست اور مشرک تھے جنہوں نے آپ کے والد کی وفات کے بعد آپ کی پرورش کی تھی۔

حدیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

معمولی نیکی کو بھی حقیر نہ سمجھو

عن ابی ذر رضی اللہ عنہ قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تحقرن من المعروف شیئاً ولو ان تلقی اخاک بوجہ طلیق۔

ترجمہ:۔ حضرت ابی ذرؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ کسی نیکی کو بھی حقیر مت سمجھو چاہے تو اپنے بھائی کو خندہ پیشانی سے ملے۔

تشریح:۔ نیکی کتنی ہی معمولی ہو اس کے اثرات معاشرہ میں ضرور تعمیری نتائج ظاہر کرتے ہیں اور ماحول خوشگوار اور پُرامن ہوتا ہے کیونکہ نیکی کرنے کا تعلق خدا ترسی خدمتِ خلق اور انسانیت کی ہمدردی سے ہے۔ سوسائٹی میں نیکی کی اشاعت اطمینان اور تسکین پیدا کرنے کا باعث ہے۔ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے نیکی کی تعریف یہ فرمائی ہے کہ جس کے ذریعہ سے نفسِ مطمئنہ حاصل ہو اور دل کو تسکین ہو۔

اس حدیث میں یہ جو فرمایا گیا ہے کہ چاہے تو اپنے بھائی کو خندہ پیشانی سے ہی ملے چونکہ اس نیکی کے اختیار کرنے میں کوئی مالی قربانی اور جسمانی مشقت برداشت نہیں کرنی پڑتی مگر اس کا اثر نہایت ہی خوشگوار اور تعمیری نتائج کا حامل ہوتا ہے اور باہمی تعلقات کے قیام میں خندہ پیشانی۔ مسکراہٹ اور شیریں بیانی کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم بشاشت کے متعلق فرماتے ہیں:۔

البشاشۃ حبل الوداد

کہ خندہ پیشانی محبت والفت پیدا کرنے کا ذریعہ ہے۔ نفسیاتی لحاظ سے بھی خندہ پیشانی فریقین کی باہمی مشکلات کو حل کرتی ہے۔ بعض اوقات ایک کام ایک شخص کے سپرد کیا جاتا ہے وہ اپنی تیزی مزاج اور بدخلقی اور بدمزاجی کی وجہ سے اس کام کو خراب کر دیتا ہے اور وہی کام کسی دوسرے شخص کے سپرد کیا جاتا ہے تو وہ اپنی خندہ پیشانی۔ نرم مزاجی کی وجہ سے معاملہ کو حل کر دیتا ہے۔

علیہ السلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انعامی چیلنج

(۱)

حدیث شریف میں مہدی علیہ السلام کی نمایاں علامتوں میں سے ایک علامت یہ بھی مذکور ہے کہ یفیض المال حتّٰی لا یقبلہ احد (بخاری جلد ۲) کہ مسیح موعود مال دے گا مگر کوئی شخص بھی اس مال کو قبول نہ کرے گا۔" واقعات اور شواہد نے ثابت کر دیا کہ علامت مذکورہ بدرجہ اتم حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے وجود باجود میں پوری ہو چکی ہے بطور مثال چند نمونے پیش کئے جاتے ہیں:۔

ا۔ آپؑ نے مخالفینِ اسلام کو براہین احمدیہ کا جواب تحریر کرنے پر دس ہزار روپے کا انعامی چیلنج بطور تحدّی کے معرکۃ الآراء بیان کے ساتھ پیش کیا۔ (تبلیغ رسالت)

ب۔ فرمایا اگر معاندینِ اسلام قبولیتِ دعا اور نشان نمائی میں میرا مقابلہ کر سکیں تو ان کو دس ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔ (تبلیغ رسالت)

ج۔ پادری عماد الدین وغیرہ "نور الحق" کتاب کی مثل دو ماہ کے اندر اگر پیش کریں تو ان کو پانچ ہزار روپیہ انعام پیش کیا جائے گا۔ (تبلیغ رسالت)

د۔ پادری عبد اللہ آتھم کو انعام کی پیشکش کی کہ وہ حلف اٹھائیں کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی سے خوف زدہ نہیں ہوئے ایک ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔ پھر دو ہزار اور پھر تین ہزار اور پھر چار ہزار کا انعام پیش کیا گیا۔ (تبلیغ رسالت)

س۔ ہندو اور آریہ قوم کو پُرزور تحدی کے ساتھ انعامی چیلنج پیش کیا کہ وہ عربی ام الالسنہ کے جملہ علمی کمالات و فضائل سنسکرت وغیرہ کسی اَور زبان میں اگر ثابت کریں تو پانچ ہزار روپیہ کا انعام دیا جائے گا۔

ش۔ آپؑ نے پادریوں کو ایک ہزار روپیہ انعام کی پیشکش کی کہ اگر وہ میرے نشانات کے بالمقابل یسوع مسیح کے خوارق العادت نشانات ثبوت اور کثرت تعداد میں ثابت کر دکھائیں۔

س۔ اگر آریہ قوم "سرمہ چشم آریہ" کا جواب تحریر کرے تو آپؑ نے پانصد روپیہ انعام دینے کا اعلان کیا۔

خ۔ اگر پنڈت گنگا بشن آریہ ہو کر بعذاب حلف اٹھائیں کہ پنڈت لیکھرام مرزا غلام احمد قادیانی کی سازش سے قتل کیا گیا ہے اور اگر وہ اس حلف کے بعد سال بھر زندہ رہ جائیں تو دس ہزار روپے انعام حاصل کریں۔" (تبلیغ رسالت)

س۔ اگر سردار راجندر سنگھ اس بات پر قسم کھا کر ایک سال زندہ رہ جائیں کہ بابا نانک صاحب اسلام سے بیزار اور آنحضرت صلعم کو جھوٹا یقین کرتے تھے تو ان کو پانچصد روپیہ انعام دیا جائے گا۔ (تبلیغ رسالت)

ش۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کو کتاب نور الحق کی مثل عربی فصیح و بلیغ کتاب شائع کرنے پر پانچ ہزار روپے انعام کی پیشکش کی۔ (تبلیغ رسالت جلد ۳)

ص۔ جملہ مولوی صاحبان کو آپ نے بیس ہزار روپیہ انعام کی پیشکش کی۔ اگر وہ ایسی حدیث رسول اللہ صلعم کی ثابت کر دکھائیں جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بجسدہ العنصری زندہ آسمان پر جانے اور پھر زندہ ہی دنیا میں واپس آنے کا ذکر ہو۔

ض۔ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کو کتاب "اعجاز احمدی" کے مقابل پر آپ کی طرح مقررہ مدت میں کتاب شائع کرنے پر دس ہزار روپیہ کی انعام کی پیشکش کا اعلان کیا۔

ک۔ مولوی سید نذیر حسین صاحب الملقب شیخ الکل کو قرآن و حدیث سے حیاتِ مسیحؑ کے ثبوت پیش کرنے پر فی آیت اور فی حدیث پچیس روپیہ پیش کرنے کا اعلان فرمایا۔

الغرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق مال کو پانی کی طرح بہایا مگر "لا یقبلہ احد" کوئی بھی ان کو قبول نہ کر سکا۔ پس حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہی وہ موعود مسیح اور مہدی ہیں کہ جن کی آمد کی خبر حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے دی تھی۔

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

اسلام کا رکن اوّل ــــــ کلمہ شہادت

اشہد ان لا الٰہ الا اللّٰہ واشہد ان محمداً عبدہٗ ورسولہٗ

اسلام کے رکن اوّل کلمہ شہادت کا مقصد یہ ہے کہ ایک مسلمان اللہ تعالیٰ کی توحید اور حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا دل اور زبان سے اعتراف کرے۔

جب ایک مسلمان اپنی زبان سے کلمہ شہادت پڑھتا ہے تو وہ اس امر کا عہد کر رہا ہوتا ہے کہ میرا ہر کام اس مقدس عقیدہ سے وابستہ ہے کہ جس میں رضائے ربانی ہو اور اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارکہ پر عمل ہو۔

اسلامی اذان میں روزانہ پانچ مرتبہ اس کلمہ شہادت کو دہرایا جاتا ہے کیونکہ اس کلمہ شہادت کے بار بار تکرار سے انسان کے روح اور دل کے اعمال پر گہرا اثر ہوتا ہے۔ انسان کو اپنے اعمال کا جائزہ لینے کا موقعہ ملتا ہے کہ میرا کوئی کام کلمہ شہادت کے خلاف تو نہیں۔

کلمہ شہادت میں اسلام کا خلاصہ بہترین الفاظ میں بیان کر دیا گیا ہے۔ اسلام کی بنیادی حقیقت عقیدہ توحید ہے اور محمد رسول اللہ اس توحید حقیقی کے بہترین معلم ہیں۔

کلمہ طیبہ کے دو حصے ہیں۔ پہلا حصہ لا الٰہ الا اللّٰہ پر مشتمل ہے۔ مذاہب عالم کے متبعین اپنے اپنے رنگ میں خدا تعالیٰ کی ہستی کے قائل ہیں اور ہر مذہب میں اللہ تعالیٰ کا نام الگ الگ لیا گیا ہے مگر اسلام میں لا الٰہ الا اللّٰہ کے فقرہ کے یہ معنے ہیں کہ حقیقی حاکمیت اور عبادت صرف خدا تعالیٰ کی ذات کے لئے ہے۔ ان الحکم الا للّٰہ امر ان لا تعبدوا الا ایاہ ذالک الدین القیم۔ حکومت صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے اسی نے حکم دیا ہے کہ تم خدا تعالیٰ کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرو۔ یہی دین مضبوط ہے۔

کلمہ شہادت میں مسلمانوں کو اس طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے کہ وہ غیر مسلموں کو تبلیغ کرنے میں غفلت اختیار نہ کریں۔ بلکہ ان کے سامنے اپنے قول و فعل سے شہادت دیتے رہیں اللہ تعالیٰ ہی عبادت کے لائق ہے اور یہ سچی تعلیم صرف اس زمانہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہی ملتی ہے۔

اللھم صل علی محمد وعلیٰ اٰل محمد۔

عالم عیسائیت

مسیحی اقوام کے کارنامے!

(مکرم جناب فتح محمد صاحب شرما کراچی)

یسوع مسیح نے کہا تھا:۔ "میں زمین پر آگ بھڑکانے آیا ہوں اور اگر لگ چکی ہوتی تو میں کیا ہی خوش ہوتا لیکن مجھے ایک بپتسمہ لینا ہے اور جب تک وہ نہ ہو لے میں بہت ہی تنگ رہوں گا۔ کیا تم گمان کرتے ہو کہ میں زمین پر صلح کرانے آیا ہوں؟ میں تم سے کہتا ہوں کہ نہیں بلکہ جدائی کرانے۔ (ازلوقا کی انجیل باب ۱۲ آیت ۴۹ تا ۵۱) یسوع مسیح کو دنیا میں مادی غلبہ حاصل نہ ہوا اس لئے وہ زمین پر آگ بھڑکا کر خوشی حاصل نہ کر سکے۔

مگر ان کی امت نے جب سے دنیا پر غلبہ حاصل کیا ہے زمین پر آگ بھڑکا رہی ہے اور دنیا کو آگ کے انگاروں پر لوٹا رہی ہے

جاپان پر ایٹم بم برسا کر ہیروشیما اور ناگاساکی کو جلا کر راکھ کر دیا۔ اس کے علاوہ افریقہ، یورپ۔ ایشیا کے مختلف علاقوں پر بم برسائے اور آگ لگائی۔ امریکہ کی عیسائی قوم نے مشرقی ممالک سے جمہوریت کی جڑ نعرہ ۱۹۵۸ء اور ۱۹۵۷ء کے لگ اکھڑ وادی تھی جب اس نے اپنے حلقہ اثر کے اندر مردان آہن" کا سلسلہ شروع کرا دیا تھا۔

امریکہ اپنے ہاتھوں سے ان اقدار پر کلہاڑی مار رہا ہے جن کی بنا پر کسی وقت اس کو ایشیا کے عوام میں کافی مقبولیت حاصل ہو چکی تھی۔ اب تو اس کے دار خود انسانیت کی جڑ پر بھی پڑنے لگے ہیں۔ کمیونزم کے بڑے بڑے مخالف بھی "ویٹ نام کے بارے میں" اس کی پالیسیوں کو اب انسانیت کے لئے ایک صریح چیلنج سمجھنے لگے ہیں۔ مثلاً چند روز ہوئے امریکی وزیر دفاع میکنمارا نے یہ اطلاعات نشر کی تھیں کہ:۔

(۱) دوسری جنگ عظیم کے دوران میں یعنی پانچ چھ سال کے عرصہ میں اتحادیوں نے جرمنی پر بحیثیت مجموعی جتنے بم گرائے تھے، سالِ رواں کے آخر تک ویت نام میں ان کے برابر بم گرائے جائیں گے۔

(۲) ان انسانیت دشمن ارادوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے جو انتظامات کئے گئے ہیں ان کا ایک خفیف سا خاکہ واشنگٹن سے آئی ہوئی ایک خبر میں موجود ہے جو کراچی کے ۶ جون ۱۹۶۶ء کے اخبارات میں شائع ہو چکی ہے جو یہ ہے:۔ واشنگٹن، امریکہ ویٹ نام کی جنگی ضروریات پوری کرنے کے لئے آئندہ تین ماہ تک ۱۰ لاکھ بم تیار کرے گا وغیرہ وغیرہ۔

مسیح کی بھیڑوں کے ان نیک ارادوں کو دیکھئے اور اس عمل کے نتیجہ میں جو آگ لگے گی اس کا بھی اندازہ لگائیں۔

صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔

جماعت احمدیہ کے خصوصی عقائد اور ان کی افادیت

موجودہ زمانہ میں عقائد کے لحاظ سے مسلمان مختلف فرقوں میں منقسم ہیں اور ہر فرقہ دوسرے فرقہ سے بلحاظ مسائل کچھ نہ کچھ فرق رکھتا ہے۔ لوگ عموماً ان مسائل دینیہ کے اختلاف کی وجہ سے ایک دوسرے کو برا بھلا کہتے اور بسا اوقات دست بگریباں ہو جاتے ہیں حالانکہ یہ اخلاق اسلامی تعلیم بلکہ خود مذہب کی روح کے خلاف ہے ان اختلافات کے حل کے کئی اور عمدہ طریق ہیں ان میں سے ایک طریق یہ ہے کہ وہ اپنے مخصوص مسائل کی وجوہ ان کی حکمت اور فوائد کو لوگوں کے سامنے بیان کریں تاکہ بھلائی اور حکمت و فلسفہ کے ذریعہ لوگ موازنہ کریں اور جس کو خوب تر پا دیں اس کو قبول کر لیں۔ جہاں تک جماعت احمدیہ کے عقائد کا تعلق ہے یہ ایک حقیقت ہے کہ:۔

۱۔ ہمارے عقائد کی بنیاد قرآن کریم ہے۔

۲۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صحیح احادیث ان کی موید ہیں۔

۳۔ بزرگان امت ان کی سچائی پر مہر تصدیق ثبت فرما چکے ہیں۔

۴۔ اسلام اور امت کا مفاد ان ہی عقائد میں ہے جو جماعت احمدیہ پیش کرتی ہے۔ ذیل میں ہم جماعت احمدیہ کے خصوصی عقائد اور ان کی افادیت مذکورہ بالا امور کی روشنی میں ناظرین کے غور و فکر کے لئے پیش کرتے ہیں۔

پہلا عقیدہ:۔ جماعت احمدیہ کا ایک خصوصی عقیدہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے اس کے بارے میں قرآن کریم احادیث صحیحہ بزرگان امت کیا کہتے ہیں وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے اور پھر بتایا جائے گا کہ اس سے اسلام کو کیا فائدہ پہنچا۔

قرآن کریم اور وفات مسیح

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ (مائدہ آخری رکوع)

اس کا ترجمہ آیات متعلقہ کے ساتھ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ قیامت کو حضرت عیسیٰؑ سے پوچھے گا کہ کیا تو نے اپنی امت کو تعلیم دی تھی کہ مجھے اور میری ماں کو خدا کر کے مانو۔ تو وہ جواب دیں گے کہ میں ان میں جب تک تھا تو ان پر شاہد تھا۔ مگر جب تو نے مجھے وفات دے دی تو تو ان پر نگہبان تھا۔ مجھے کیا علم کہ وہ کس ضلالت میں مبتلا ہوئے۔ یہ آیت بتاتی ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی زندگی میں تثلیث کا عقیدہ عیسائیوں میں نہیں آیا بلکہ آپ کی وفات کے بعد آیا اور نزول قرآن کے وقت یہ عقیدہ عیسائیوں میں آچکا تھا جس کی تردید قرآن پاک نے کر دی معلوم ہوا کہ نزول قرآن سے پیشتر حضرت عیسےٰؑ فوت ہو چکے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تفسیر

مندرجہ بالا آیت کی جو تفسیر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی۔ اس کو حضرت امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ نے کتاب التفسیر میں درج کیا جس کا ترجمہ یہ ہے:۔

"میری امت کے بعض لوگ جہنم کی طرف لے جائے جائیں گے میں خدا تعالیٰ سے کہوں گا کہ یہ میرے ساتھی تھے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیگا اے نبی آپ کو علم نہیں کہ آپ کے بعد ان لوگوں نے کیا کیا بد اعمالیاں کیں۔ اس پر آپ فرماتے ہیں میں خدا تعالیٰ کے حضور وہی بات کہوں گا جو خدا کے نیک بندے حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے اپنی امت کی بابت کہا۔ یعنی جب تک مسلمانوں میں رہا ان کی نگرانی کرتا رہا اور جب تو نے مجھے وفات دے دی تو تو ہی ان کا نگران تھا۔

اس حدیث سے ظاہر ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کو بلا کسی تغیر و تبدل کے اپنی ذات کے لئے استعمال فرمایا اور یوں ظاہر کر دیا کہ اس آیت میں کلمہ توفی کے معنے قبض روح کے ہیں۔ اگر ہم اس لفظ کے کوئی اور معنے بجز قبض روح کے کریں تو وہ ہمارے پیارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ثابت نہیں۔ اس لئے یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تفسیر میں اس لفظ کو اپنی ذات کے لئے استعمال کر کے واضح کر دیا کہ حضور کا

اپنا یہی عقیدہ تھا کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام فوت ہو گئے۔ پھر ایک اور حدیث سے بھی اس کی تصدیق ہوتی ہے آپ نے فرمایا کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام ۱۲۰ برس زندہ رہے نئے اور پرانے بزرگان دین کے اقوال سے بھی اس عقیدہ کی تائید ہوتی ہے۔ چنانچہ بخاری شریف میں حضرت ابن عباسؓ کا یہ قول درج ہے وقال ابن عباس متوفیک ممیتک یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حق میں سورۃ آل عمران میں جو لفظ توفی آیا ہے اس کے معنے موت کے ہیں۔

حضرت امام مالک جو مدینہ کے امام تھے آپ کی بابت لکھا ہے قال مالک مات عیسیٰ یعنی حضرت امام مالک نے فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے۔

مصر کے مفتی محمد عبدہ۔ علامہ عنایت اللہ مشرقی۔ مولانا ابوالکلام آزاد، سر سید مفتی مصر محمود شلتوت ان سب بزرگوں نے اعلان کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں۔ ان کے علاوہ اور بہت سے لوگ ہیں جو یا تو یہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسےٰ فوت ہو گئے یا پھر یہ کہتے سنا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ مر گئے یا زندہ ہیں اس سے ہم کو کیا۔ گویا خود وہ یقین سے خالی ہیں پس حق یہی ہے کہ اسلامی عقیدہ حضرت عیسیٰ کے بارے میں یہی ہے کہ آپ فوت ہو گئے۔

فوائد

ہمارے اس عقیدہ کا پہلا فائدہ تو یہی ہے کہ یہ عقیدہ خدا تعالےٰ اور اس کے رسول اور بزرگان امت کے فرمودہ کے مطابق ہے۔

دوسرا بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس عقیدہ سے عیسائیت کا قلعہ مسمار ہو جاتا ہے۔ اور اسکی موت قطعی ہے کیونکہ اگر ساری دنیا کا یہ عقیدہ ہو جائے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام طبعی طور پر فوت ہو گئے تو عیسائیت ختم ہو جاتی ہے اور اس کا طلسم دھواں بن کر اڑ جاتا ہے۔ کیونکہ عیسائی آپ کو خدا کر کے مانتے ہیں۔ لیکن ان کی وفات کے ثابت ہو جانے سے یہ حقیقت کھل جاتی ہے کہ وہ خدا نہیں کیونکہ جو مر گیا وہ خدا نہیں ہو سکتے۔ اسی لئے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے یہ نصیحت فرمائی کہ حضرت عیسیٰ کو مرنے دو تا اسلام زندہ ہو۔

دوسرا عقیدہ

جماعت احمدیہ یہ بھی عقیدہ رکھتی ہے کہ قرآن کریم کی شریعت کامل و مکمل ہے اور اللہ تعالیٰ نے انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون کہہ کر حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے اور یہ حفاظت کا وعدہ قرآن کریم کی لفظی اور معنوی دونوں طرح کی حفاظت پر مشتمل ہے اس وعدہ کے مطابق اللہ تعالےٰ نے جہاں لفظی حفاظت کے گوناگوں اسباب مہیا فرمائے وہاں اس کی معنوی حفاظت کے لئے فرمایا تؤتی اکلہا کل حین یعنی وہ ہر وقت پھل دیتا رہے گا۔ یعنی ایسے انسان پیدا ہوتے رہیں گے۔ جو قرآن کریم کا پھل کھلا سکیں۔ اور اس کی تعلیم کا مظہر ہوں اور خدا تعالےٰ سے علم پا کر اسکے صحیح معانی اور مطالب کو واضح کرتے رہیں۔ اور جب کبھی الٰہی منشا لوگوں سے اوجھل ہونے لگے۔ اور زمانہ کی ہدایت کا متقاضی ہو تو خدا تعالیٰ ان کے ذریعہ سے صحیح راہ نمائی کر دے۔ اگر کسی کتاب کے لفظ محفوظ ہوں لیکن معنی کی حفاظت نہ ہو تو وہ کتاب محفوظ نہیں کہلا سکتی کیونکہ اسکے معانی و مطالب میں شبہ رہے گا۔ اگر اللہ تعالےٰ کی طرف سے صحیح معانی کے بتانے کا انتظام نہ ہو تو کوئی یقینی سے کہہ سکتا ہے کہ وہ اس کا صحیح مطلب بیان کر رہا ہے۔ یہ نقص اسی صورت میں دور ہو سکتا ہے کہ تھوڑے تھوڑے عرصہ کے بعد ایسے لوگ کھڑے ہوتے رہیں جو خدا تعالےٰ سے علم پا کر کتاب اللہ کا صحیح مفہوم بیان کرتے رہیں۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس معنوی حفاظت کے لئے فرمایا۔

ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا (ابوداؤد)

یعنی ہر صدی کے سر پر خدا تعالیٰ اس امت کے فائدہ کے لئے ایسے انسان مبعوث کرتا رہے گا جو دین محمدی کو تازہ کرتے رہیں۔ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اللہ تعالےٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ ہر صدی کے سر پر دین اسلام کو زندہ کریگا۔

(رسالہ المنقذ من الضلال صـ۴)

گذشتہ تیرہ صدیوں میں ہر صدی کے سر پر مجدد دین آتے رہے نواب صدیق حسن خاں صاحب نے ان بزرگان دین کی فہرست اپنی کتاب حجج الکرامہ صـ۱۳۹ پر پیش کی ہے۔ حضرت خواجہ معین الدین چشتی، حضرت سید احمد صاحب بریلوی وہ بزرگ تھے جو تجدید دین کے لئے اس وعدہ الٰہی کے بموجب صدی کے سر پر مبعوث ہوئے۔ مذکورہ بالا وضاحت سے ثابت ہے کہ از روئے قرآن کریم احادیث صحیحہ و بزرگان امت کے اقوال کی رو سے امت محمدیہ میں ہر صدی کے سر پر مجدد کا آنا ضروری ہے۔ جماعت احمدیہ اس پیشگوئی کے مطابق حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام کو اس چودھویں صدی کا مجدد مانتی ہے۔ جیسا کہ آپ نے خود فرمایا:۔

"اگر یہ عاجز حق پر نہیں تو پھر وہ کون آیا جس نے اس چودھویں صدی کے سر پر مجدد ہونے کا دعویٰ کیا اور الہامی دعاوی کے ساتھ تمام مخالفوں کے مقابل پر ایسا کھڑا ہوا جیسا کہ یہ عاجز کھڑا ہوا۔"

اس عقیدہ کا پہلا فائدہ تو یہ ہے کہ اسلام کی حیات اور زندہ مذہب ہونے کے لئے اللہ تعالےٰ نے یہ ثبوت رکھا تھا کہ دیگر مذاہب کے مقابلہ میں اسلام کی اسلئے تائید کی اور ہر صدی کے سر پر اسکی سرسبزی دکھلائی۔ اظہار کے لئے مجدد کا بھیجنا مقرر کیا اگر ہم یہ مانیں کہ اس صدی کے آپ مجدد نہیں تو پھر اسلام بھی دیگر مذاہب کی طرح قرار دیا جائے گا۔ جن کی تائید اللہ تعالےٰ نے چھوڑ دی بلکہ اسلام مخالفین کے اعتراض کا نشانہ بنے گا کہ جو پیشگوئی گذشتہ صدیوں سے پوری ہوتی چلی آ رہی تھی۔ اب کیوں خطا گئی۔

نشانات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

قادیان کے آریوں کیلئے ایک نشان

آریہ سماج نے اسلام کے خلاف تحریری اور تقریری محاذ قائم کر رکھا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا بنیادی مقصد احیاء دین اور اقامت شریعت اسلامیہ تھا جس کے لئے آپ نے کارہائے نمایاں سرانجام دئے۔ قادیان کے آریہ سماجی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت میں پیش پیش تھے اور ان کا رویہ گستاخی اور انتہائی اشتعال انگیزی تک پہنچ گیا تھا۔ قادیان سے انہوں نے ایک اخبار "شبھ چنتک" جاری کیا۔ اس اخبار کو کامیاب اور مشہور کرنے کے لئے تمام وسائل کام میں لائے گئے۔ قادیان کے مشہور آریہ سماجی سومراج کو اس کا ایڈیٹر، اچھر چند منیجر اور بھگت رام معاون ایڈیٹر مقرر ہوئے۔ اس اخبار نے اسلام اور احمدیت کے خلاف گالیوں اور کذب بیانیوں کی حد کر دی۔

جلسہ سالانہ ۲۷ دسمبر ۱۹۰۶ء کی تقریب پر جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے دو ہزار عشاق اور جاں نثاروں کے ساتھ مسجد اقصیٰ میں نماز ادا فرما رہے تھے اور خدا تعالےٰ کے حضور سجدہ ریز تھے کہ ایک آریہ سماج نے جماعت کو مغلظ سب و شتم شروع کر دیا اور نماز کے ختم ہونے تک یہ آریہ سماجی گالیاں نکالتا رہا اور یہ سب کچھ بٹالہ کے ڈپٹی انسپکٹر پولیس کی موجودگی میں ہوا۔

جونہی نماز ختم ہوئی تو حضور نے صحابہ کرام اور فدائیوں کے سامنے خطاب فرمایا جس کا خلاصہ یہ تھا کہ اس رنج و غم کو دور کرو اللہ تعالےٰ ظالم کو کیفر کردار تک پہنچائے گا اور قادیان کے آریہ سب سے زیادہ خدا کے غضب کے نیچے ہیں انہوں نے میرے کئی نشانات پورے ہوتے دیکھے ہیں ان پر خدا تعالیٰ کی اتمام حجت ہو چکی ہے۔ قادیان کے آریہ بالخصوص لالہ شرمپت اور لالہ ملاوامل اس کے گواہ ہیں۔ اخبار شبھ چنتک نے اپنے اداریہ میں اس تقریر کا مذاق اڑایا اور منظر استخفاف تحریر کیا کہ ہرگز کوئی نشان ظاہر نہیں ہوا اور نہ ہی ہم نے کوئی نشان دیکھا ہے اور نہ یہ لالہ صاحبان کسی نشان کے گواہ ہیں۔ چنانچہ اس پر حضور نے ایک مختصر اور فیصلہ کن رسالہ ۲۰ فروری ۱۹۰۷ء "قادیان کے آریہ اور ہم" تحریر فرمایا۔ جس میں آپ نے چند نشانات تحریر کر کے لالہ ملاوامل اور شرمپت کو تحدی فرمائی کہ وہ خدا کی قسم کھائیں کہ یہ نشانات جو تحریر کئے گئے ہیں ہم نے نہیں دیکھے۔ نیز آپ نے بطور چیلنج کے تحریر فرمایا:۔

"یہ لوگ اس طرح پر قسم نہ کھائیں گے بلکہ حق پوشی کا طریق اختیار کریں گے اور سچائی کا خون کرنا چاہیں گے تب بھی میں امید رکھتا ہوں کہ حق پوشی کی حالت میں ہی خدا ان کو بے سزا نہیں چھوڑے گا کیونکہ خدا تعالیٰ کی پیشگوئی کی بے عزتی خدا کی بے عزتی ہے"

اس رسالہ کے شائع ہونے کے بعد اخبار شبھ چنتک کا سارا سٹاف طاعون کا شکار ہو گیا اور خدائی قہر نے ان کی اولاد کو بھی اس عذاب کی لپیٹ میں لے لیا۔

سب سے پہلے سومراج اور بھگت رام کی نرینہ اولاد طاعون سے ہلاک ہو گئی بعد ازاں اچھر چند اور بھگت رام طاعون کا شکار ہو گئے۔ سومراج اس غم کو برداشت نہ کر سکا اور وہ سخت بیمار ہو گیا۔ اس اضطرابی کیفیت میں سومراج نے حضرت علامہ حکیم عبید اللہ صاحب بسمل کو پیغام بھیجا کہ آپ میرا علاج کریں اس پر حکیم صاحب موصوف نے حضرت اقدس

سیدنا مسیح موعود علیہ السلام سے دریافت کیا کہ اس بارے میں حضور کا کیا ارشاد ہے
حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس درخواست کے جواب میں فرمایا :-

"آپ علاج ضرور کریں کیونکہ انسانی ہمدردی کا تقاضا ہے
مگر میں آپ کو بتائے دیتا ہوں کہ یہ شخص بچے گا نہیں"

چنانچہ حکیم بسمل صاحب جیسے طبیب کے علاج کے باوجود سومراج چل بسے اور خدا تعالیٰ کے مامور اور نبی کی بات پوری ہوئی کہ

"خدا ان کو بے سزا نہیں چھوڑے گا"

وفی ذالک عبرۃ وتذکرۃ لمن لہ عینان

کیا آپ تعمیر ہال کے سلسلہ میں ۳۱۳ کی تحریک میں شامل ہیں؟

اگر شامل ہیں تو کیا آپ نے اپنا چندہ ادا فرما دیا ہے؟ کیا آپ کو علم ہے کہ اس وقت بعض لازمی اخراجات کے سلسلہ میں خدام الاحمدیہ کو روپیہ کی شدید ضرورت ہے اگر آپ نے حسب توفیق اپنا وعدہ نہیں لکھایا۔ تو کیا آج ہی اس کمی کو پورا فرمائیں گے؟ کیا آپ جانتے ہیں کہ وہ احباب جو ایک ہزار یا زائد کا وعدہ فرمائیں گے ان کے اسماء اس خاص دعائیہ فہرست میں کندہ کئے جائیں گے۔ جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اسماء گرامی سر فہرست ہوں گے۔

مرزا طاہر احمد
صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

امتحان کے بغیر ترقی؟ زندگی کے کسی شعبہ میں بغیر امتحان کے ترقی ناممکن ہے۔ امتحان ترقی کی کنجی ہے۔ اسی لئے مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ہر سال مئی کے آخری جمعہ کو مرکزی سطح پر امتحانات منعقد کرتی ہے۔ اس سال یہ امتحانات ۲۶ مئی بروز جمعہ ہوں گے۔ والدین اور ناظمین و مربیان اطفال۔ سب اطفال کو ان امتحانات کے لئے تیار کریں۔ اور مطلوبہ تعداد پرچہ جات سے جلد مطلع فرمائیں۔

سیکرٹری تعلیم و تربیت
مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

تعلیم القرآن کلاس اور لجنات اماء اللہ کا فرض

(حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

"نظارت اصلاح و ارشاد کے زیر انتظام گذشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی ماہ جولائی میں تعلیم القرآن کلاس لگائی جا رہی ہے۔ جو سابقہ طریق پر ایک ماہ جاری رہے گی۔ تمام لجنات کو چاہیئے کہ وہ اس میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے طالبات کو بھجوائیں رہائش اور کھانے کا انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے ذمہ ہو . . . .

. . . .

. . . . . . آنے والی طالبات کم از کم میٹرک تک پڑھی ہوئی ہوں۔ نصاب عنقریب شائع ہوگا اس کو دیکھ کر کتب اور کاپیاں ساتھ لے کر آئیں۔ کم از کم ایک ہفتہ قبل لجنہ مرکزیہ کو یہ اطلاع آجانی چاہیئے کہ کس کس لجنہ سے کتنی طالبات آئیں گی اور ان کی تعلیم کیا ہے۔

(مریم صدیقہ۔ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

م بہبود گی کا . . "نور افشاں ۲۱ ستمبر ۱۸۹۴ء"
یہ امر ڈپٹی عبداللہ آتھم پیشگوئی سے خوفزدہ ہونے کا گونہ اعتراف ہے

(ناظر اصلاح و ارشاد)

سونے کی گولیاں :- البیومن۔ فاسفیٹ یوریٹس اور شکر کو دور کر کے جسم کو فولاد کی طرح مضبوط کر دیتی ہیں۔ ایک ماہ کورس سو روپے مکمل فہرست کارڈ آنے پر مفت
طبیہ عجائب گھر امین آباد ضلع گوجرانوالہ

ضروری تصحیح

اخبار الفضل ۱۸ اپریل ۱۹۶۷ء صفحہ کالم اول میں عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک واقعہ کے ماتحت عبداللہ آتھم کے متعلق پیشگوئی کے ضمن میں مضمون نگار نے عبداللہ آتھم کے متعلق یہ فقرہ لکھا ہے

"مگر اس کے ملنے والے دوستوں نے ڈپٹی صاحب سے یہ اعلان کروایا کہ وہ اس پیشگوئی سے بالکل خوفزدہ نہیں تھے"

یہ فقرات قابل حذف ہیں۔ کیونکہ جہاں تک میری تحقیق ہے ڈپٹی عبداللہ آتھم کی طرف سے کوئی ایسا اعلان شائع نہیں ہوا کہ وہ اس پیشگوئی سے خوفزدہ نہیں بلکہ اس کے برعکس انہوں نے دبی زبان میں اپنے رجوع کا اعتراف کر لیا تھا۔ اور لکھا تھا

"میں عام عیسائیوں کے عقیدہ ابنیت اور الوہیت کے ساتھ متفق نہیں اور نہ میں ان عیسائیوں سے متفق ہوں جنہوں نے آپ کے (حضرت مسیح موعود) مقابل

ولادت :- خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل اور حضور پرنور اور بزرگان جماعت کی دعاؤں کے طفیل چار بچیوں کے بعد لڑکا عطا فرمایا۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

حضور پرنور نے ازراہ نوازش نومولود کا نام "محمد احمد" تجویز فرمایا ہے۔ قارئین الفضل سے عاجزانہ درخواست ہے

اللہ تعالیٰ زچہ و بچہ کو صحت عطا فرمائے اور نومولود خادم دین اور قرۃ العین کا موجب بنے۔ آمین ثم آمین
عبدالعزیز شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ و پرنسپل . . .

ضرورت اراضی
مجھے ربوہ میں مکان بنوانے کے لئے دو کنال اراضی کی ضرورت ہے۔
خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔
عبدالرشید پروفیسر۔ انجینئرنگ یونیورسٹی کیمپس کوٹھی ۲۲ جی۔ ٹی روڈ
لاہور

قابل اعتماد سروس
سرگودھا سے سیالکوٹ
عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی
کی آرام دہ
بسوں میں سفر کریں (مینیجر)

حسب ہمیشہ
قابل اعتماد سروس
پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور
کی آرام دہ
بسوں میں سفر کریں (مینیجر)

احباب سے گذارش
ہم نے نواں کوٹ ملتان روڈ پر دوائیاں بنانے کا کارخانہ شروع کیا ہے۔ احباب کرام سے تعاون ہمدردی اور دعا کی درخواست ہے
برٹش فارمیسوٹیکل کارپوریشن
۱/۲۶ نواں کوٹ ملتان روڈ لاہور

عمارتی لکڑی
ہمارے ہاں عمارتی لکڑی دیار، کیل، پڑتل، چیل کافی تعداد میں موجود ہے۔ ضرورت مند احباب ہمیں خدمت کا موقع دیکر مشکور فرمادیں۔
سٹار ٹمبر سٹور ۹۰ فیروزپور روڈ لاہور

خوبصورت اور مضبوط دانت جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں۔ دانت بغیر درد کے نکالے جاتے ہیں۔ دانتوں کی جملہ امراض کا علاج کیا جاتا ہے **ڈاکٹر شریف احمد پرانا اڈہ چنیوٹ**

پانچ ہزار واقفین کا مطالبہ

احبابِ جماعت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ کی آواز پر جلد لبیک کہیں

(محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد (شعبہ تربیت)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:۔

"وقف عارضی میں مجھے ہر سال کم از کم پانچ ہزار واقف چاہئیں اس کے بغیر ہم صحیح رنگ میں جماعت کی تربیت نہیں کر سکتے۔" (الفضل ۱۰ اگست ۱۹۶۶ء)

احبابِ جماعت نے پہلے سال میں اس مطالبہ پر لبیک کہا ہے مگر ابھی یہ تعداد مکمل نہیں ہوئی تھوڑی سی کمی باقی ہے۔ امراء صاحبان اور مربیانِ کرام سلسلہ احمدیہ کو حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے اس بارے میں خاص توجہ دلائی ہے اور وہ اس کے لئے خاص طور پر ذمہ دار ہیں۔

اب یکم مئی ۶۷ء سے وقف عارضی کا دوسرا سال شروع ہو چکا ہے ہمیں یہ نیا سال نئے عزائم اور نئے ولولوں سے شروع کرنا چاہیئے ضرورت اس امر کی ہے کہ ہمارے پاس واقفین اتنی تعداد میں ہوں کہ ہر سال میں بلکہ ہر وقت پانچ ہزار کی تعداد موجود رہے۔ عرصۂ وقف پورا کرنے والے احباب کی جگہ لینے کے لئے دوسرے واقف آ موجود ہوں تاکہ جماعتوں کی تربیت کا یہ سلسلہ متواتر اور مسلسل جاری رہ سکے۔

رعائتی قیمت پر لٹریچر

ہمارے پاس رعائتی قیمت پر دینے کے لئے مندرجہ ذیل لٹریچر موجود ہے۔ جماعتوں کو جس کتاب کی ضرورت ہو طلب فرمائیں۔ محصول ڈاک اس رعائتی قیمت کے علاوہ ہوگا۔

۱۔ غلبہ حق	۲۵ — ۲	۷۔ احمدیہ تحریک پر تبصرہ	۵۰ — ۱
۲۔ مقام خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم	۵۰ — ۱	۸۔ نبوت وخلافت کے متعلق	
۳۔ شانِ مسیح موعودؑ	۵۰ — ۰	اہلِ پیغام اور جماعت احمدیہ	
۴۔ حافظ کمیرپوری کے وساوس		کا مؤقف	۵۰ — ۰
کا ازالہ	۵۰ — ۱	۹۔ بشاراتِ رحمانیہ	۱۲ — ۰
۵۔ مجموعہ تقاریر جلسہ سالانہ ۱۹۶۱ء	۵۰ — ۱	۱۰۔ چار تقریریں متعلقہ سیرت حضرت مسیح موعودؑ	
۶۔ " " " ۱۹۶۲ء	۰۰ — ۲	از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ	۰۰ — ۲

(ناظر اصلاح وارشاد)

فضل عمر فاؤنڈیشن میں مدخلہ عطیات کی اسم وار تفصیل خزانہ کے کوپنوں کے حوالہ کیساتھ بھجوائی جائے

مقامی جماعتوں کے عہدہ داروں کی طرف سے چندہ فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی جو رقوم خزانہ صدر انجمن احمدیہ یا بنکوں میں داخل کروائی جا رہی ہیں ان کی اسم وار تفاصیل معہ حوالہ کوپن دفتر فضلِ عمر فاؤنڈیشن میں علیحدہ بھجوائی جانی چاہئیں تاکہ دفتر ہذا میں وعدہ کنندگان احباب کے وعدوں اور ان کی ادائیگی کے حساب کے جو انفرادی کھاتہ جات تیار کئے گئے ہیں ان میں اسم وار ادائیگی درج ہو سکے۔ لہٰذا عہدہ داران متعلقہ یعنی سیکرٹریان فضلِ عمر فاؤنڈیشن اور دیگر عہدہ داران مال کی خدمت میں تاکیدی گزارش ہے کہ جو رقوم داخل کریں ان کی اسم وار تفصیل معہ حوالہ کوپن دفتر ہذا میں ساتھ کے ساتھ بھجواتے رہیں۔ جن سابقہ کوپنوں کی تفصیل ابھی تک نہیں بھجوائی وہ بھی فوری طور پر بھجوا کر ادارہ ہذا کو ممنون فرمائیں۔ مرکزی ادارہ جات کی خدمت میں بھی درخواست ہے کہ وہ جن کارکنان کا چندہ فاؤنڈیشن بلوں میں وضع کریں اس کی اسم وار تفصیل ماہوار بھجواتے رہیں تاکہ کارکنان کے اسم وار کھاتوں میں ان کا اندراج ہوتا رہے۔

(سیکرٹری فضلِ عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ کی مقبولِ عام ومشہور ادویہ

تریاق معدہ

پیٹ درد۔ بدہضمی۔ اپھارہ۔ بھوک نہ لگنا۔ کھٹے ڈکار۔ ہیضہ۔ اسہال متلی اور قے ریاح خارج نہ ہونا۔ بار بار اجابت اور قبض کے لئے نہایت مفید۔ زود اثر اور کامیاب و مقبولِ عام۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔

سرمہ بہار چشم

کمزوری نظر۔ دھند۔ جالا پھولا۔ آنکھوں سے پانی بہنا۔ خارش پڑوال اور ککروں کے لئے از حد مفید ہے!

قیمت فی شیشی ایک روپیہ

اکسیر پائیوریا

مسوڑھوں سے خون اور پیپ کا آنا (پائیوریا)۔ دانتوں کا ہلنا۔ دانتوں کی میل۔ ٹھنڈے یا گرم پانی کا لگنا اور منہ کی بدبو دور کرنے کے لئے اکسیر ہے۔

فی شیشی ایک روپیہ پچاس پیسہ

پیام نور

تلی اور جگر کا بڑھ جانا ضعفِ جگر ضعفِ ہضم۔ دائمی قبض۔ خرابیٔ خون۔ کمردرد۔ جوڑوں کا درد۔ ریحی درد۔ دل کی دھڑکن اور خون کی کمی کو دور کر کے اعصاب کو طاقت بخشتا ہے۔

قیمت فی بوتل چار روپیہ

مفید منجن

دانتوں کو صاف اور چمکدار مسوڑھوں کو مضبوط اور منہ کو خوشبودار بناتا ہے دانتوں کی روزانہ صفائی کے لئے بہترین تحفہ!

قیمت فی شیشی ایک روپیہ

حبوب مفید اٹھرا

مرضِ اٹھرا کا مشہور اور کامیاب علاج مُردہ بچے پیدا ہونا یا پیدا ہو کر مختلف امراض سے فوت ہو جانے کے لئے اکسیر ہے۔

قیمت فی شیشی پانچ روپیہ

مکمل کورس پندرہ روپے

المنار دواخانہ ربوہ کے خاص تحفے

کاجل چشم نور:۔ آنکھوں کی چمک۔ خوبصورتی اور صفائی کے لئے بہترین ادویات کا جوہر۔ بڑی شیشی ۲۵ — ۱ چھوٹی شیشی ۶۲ — ۰

سرمہ چشم نور:۔ امراضِ چشم کے لئے مفید ترین۔ سرمہ چھوٹی شیشی ۵۰ — ۰

نور لوشن:۔ چہرے کے داغ دھبے۔ کیل اور چھائیاں دور کر کے خوبصورت اور شگفتہ بناتا ہے۔ فی شیشی ۰۰ — ۲

برقی الائچی دانہ:۔ چند دانے منہ میں رکھنے سے طبیعت میں شگفتگی پیدا کرتا ہے اور منہ کو خوشبودار بناتا ہے۔ فی ڈبیہ ۵۰ — ۱

منجن سلطانی:۔ مسوڑھوں سے خون یا پیپ آنا۔ مسوڑھوں کا ورم۔ دانتوں کا درد میل اور منہ سے بو آنا میں مفید ہے۔ فی شیشی ایک روپیہ

تریاق سلیمانی:۔ بدہضمی ضعف اشتہا اور تبخیرِ معدہ کے لئے خوش ذائقہ چورن ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس رکھیے۔ بڑی شیشی ۲/- چھوٹی ایک روپیہ

زوجام عشق ۱۵/- ۔ تریاق البواسیر ۱۰/- ۔ معجون فلاسفہ نئے پیسے تولہ ۔ اکسیر اولاد نرینہ ۹/-

درخواست دعا

میری بھانجی بشریٰ عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہے اور پی۔ اے۔ ایف ہسپتال سرگودہا میں زیرِ علاج ہے۔ احباب کرام شفایابی کے لئے دعا فرماویں۔

(محمد انور خان عابد کالاگوجراں)

سفوف جند کمی ماہواری ایام کے لئے مفید نسخہ قیمت مکمل کورس ۵/- روپے۔ ملنے کا پتہ دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ ربوہ

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

۳۰ر اپریل تا ۶ر مئی

(۱) گزشتہ ہفتہ کے اوائل میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت ٹائیفائڈ کے حفاظتی ٹیکہ کے اثر کی وجہ سے کسی قدر ناساز رہی۔ بعد ازاں طبیعت خدا کے فضل سے بحال ہوگئی اور ہفتہ بھر اچھی رہی۔ الحمد للہ۔ حضور روزانہ نمازِ مغرب کے بعد نصف گھنٹہ کے قریب مسجد مبارک میں تشریف فرما رہ کر احباب سے گفتگو فرماتے اور انہیں بیش قیمت نصائح سے سرفراز فرماتے رہے +

(۲) مؤرخہ ۵ رمئی کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد مبارک میں تشریف لاکر نماز جمعہ پڑھائی۔ حضور نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ذریعہ بیت اللہ کی از سرِ نو تعمیر کے ۲۳ عظیم الشان مقاصد کے سلسلہ میں ہی خطبہ ارشاد فرمایا۔ حضور اس موضوع پر گزشتہ کئی ہفتوں سے مسلسل خطبات ارشاد فرما رہے ہیں۔ کل کے خطبہ میں حضور نے بیت اللہ کی تعمیر کے دوسرے اور تیسرے مقصد کو واضح فرما کر اس امر پر روشنی ڈالی کہ یہ مقاصد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ذریعہ کس جہتم بالشان طریق پر پورے ہوئے +

(۳) مکرم جمیل الرحمٰن صاحب رفیق اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے تنزانیہ جانے کے لئے مؤرخہ ۳۰ر اپریل کو ربوہ سے کراچی روانہ ہوئے۔ احباب نے کثیر تعداد میں ریلوے اسٹیشن پر پہنچ کر آپ کو الوداع کہا۔ گاڑی روانہ ہونے سے قبل محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے دعا کرائی +

(۴) مکرم چوہدری محمود احمد صاحب بھی اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے یوگنڈا مشرقی افریقہ جانے کے لئے مؤرخہ ۴ر مئی کو ربوہ سے کراچی تشریف لے گئے۔ آپ کو بھی احباب نے کثیر تعداد میں ریلوے اسٹیشن پر پہنچ کر دلی دعاؤں کے ساتھ نہایت پُرخلوص طور پر رخصت کیا +

(۵) مکرم قریشی مقبول احمد صاحب ذبیح یوگنڈا مشرقی افریقہ میں تین سال تک فریضۂ تبلیغ ادا کرنے کے بعد مؤرخہ ۔ رمئی کی شام کو چناب ایکسپریس کے ذریعہ ربوہ واپس تشریف لائے۔ احباب نے کثیر تعداد میں ریلوے اسٹیشن پر آپ کا استقبال کیا +

درخواستِ دُعا

(۱) محترم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعتِ احمدیہ کوئٹہ پچھلے دنوں لاہور میں غسل خانہ کے اندر پاؤں پھسلنے کی وجہ سے گر گئے تھے جس کی وجہ سے آپ کی ریڑھ کی ہڈی میں شدید چوٹ آئی تھی اُس وقت سے آپ لاہور میں ہی زیرِ علاج ہیں۔ اب آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے بہت بہتر ہیں اور کچھ چلنے پھرنے لگ گئے ہیں لیکن ہنوز سفر کے قابل نہیں ہیں۔ احباب صحتِ کاملہ وعاجلہ کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

(۲) محترم محمد عیسےٰ جان صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کوئٹہ کا ۱۹ر اپریل کو سی۔ ایم۔ ایچ کوئٹہ میں اپنڈے سائیٹس کا آپریشن ہوا ہے۔ اپنڈکس پھٹ جانے کا اندیشہ تھا اس لئے فوری طور پر آپریشن کرنا پڑا جو سوا دو گھنٹے جاری رہا۔ محترم محمد عیسیٰ جان صاحب بہت مخلص اور فدائی احمدی ہیں۔ احباب جماعت دردو الحاح سے بالالتزام دُعا کریں کہ اللہ تعالےٰ آپ کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین +

اہم اور ضروری خبروں کا خلاصہ

● اسلام آباد ۶ رمئی۔ انڈونیشیا نے تنازعہ کشمیر کے بارے میں اپنے اس موقف کا اعادہ کیا ہے کہ یہ تنازعہ کشمیری عوام کی خواہش کی بنیادوں پر منصفانہ اور آبرومندانہ طریقے سے طے ہونا چاہیئے۔ انڈونیشیا کے وزیرِ خارجہ مسٹر آدم ملک اور وزیرِ خارجہ پاکستان مسٹر شریف الدین پیرزادہ کی بات چیت کے بعد کل ایک مشترکہ اعلامیہ جاری کیا گیا جس میں انڈونیشیا کے وزیرِ خارجہ نے یہ توقع ظاہر کی ہے کہ پاکستان اور بھارت تمام باہمی تنازعات کو جن میں کشمیر کا تنازعہ بھی شامل ہے منصفانہ اور پُر امن طور پر حل کرنے کی مخلصانہ کوشش کریں گے۔

وزیر خارجہ پاکستان مسٹر شریف الدین پیرزادہ نے کہا ہے کہ تنازعہ کشمیر کی وجہ سے پاکستان اور بھارت کے درمیان کشیدگی بدستور موجود ہے۔ دونوں وزرائے خارجہ کی بات چیت کے بعد یہ مشترکہ اعلامیہ کل جکارتہ اور اسلام آباد سے بیک وقت جاری کیا گیا۔

● سنگاپور ۶ رمئی۔ پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر شریف الدین پیرزادہ نے کہا ہے کہ پاکستان ایشیائی ممالک کے درمیان علاقائی تعاون کو فروغ دینے کا زبردست حامی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ ایک عمدہ خیال ہے۔ پاکستان پہلے ہی ایران اور ترکی سے علاقائی تعاون کا معاہدہ کر چکا ہے۔ وہ جکارتہ سے کراچی واپس آتے ہوئے سنگاپور میں اخباری نمائندوں سے بات چیت کر رہے تھے۔ انہوں نے اپنے دورۂ انڈونیشیا کو کامیاب قرار دیا اور کہا کہ اس سے دونوں ممالک کے درمیان دوستی مضبوط تر ہو جائے گی۔

ایک سوال کے جواب میں وزیرِ خارجہ نے کہا کہ ایشیائی سربراہوں کی کانفرنس جتنی جلد منعقد کی جائے اتنا ہی بہتر ہوگا۔ پیرزادہ نے کہا کہ ویٹ نام کے تنازعہ کا فوجی حل ممکن نہیں۔

● کراچی ۶ رمئی۔ چین کے مشرقی سرحدی صوبہ کوانگ سی پر امریکی طیاروں کی مسلسل پروازوں کے خلاف چین کے انتباہ کے پیشِ نظر امریکہ نے شمالی ویٹ نام پر حملہ کرنے والے امریکی طیاروں کو ہدایت کر دی ہے کہ وہ چینی فضائی حدود کی خلاف ورزی نہ کریں۔ امریکی وزیرِ خارجہ مسٹر ڈین رسک نے کل واشنگٹن میں اخباری نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے اعتراف کیا کہ امریکی طیاروں کو اس قسم کی واضح ہدایات بھیج دی گئی ہیں۔ انہوں نے توقع ظاہر کی کہ اب امریکی طیارے چینی حدود میں داخل نہیں ہونگے۔

● پیکنگ ۶ رمئی۔ رائٹر کی اطلاع کے مطابق چینی سرحدی صوبہ کوانگ سی میں متعین چینی فوج کو امریکی طیاروں کی بڑھتی ہوئی خلاف ورزیوں کے پیشِ نظر ہر وقت چوکس و چوکنا رہنے کی ہدایت کر دی گئی ہے۔ نیو چائنا نیوز ایجنسی کی ایک اطلاع کے مطابق جنوبی چین میں کوانگ سی پر امریکی طیاروں کے حملہ کے خلاف ہزاروں افراد نے زبردست مظاہرہ کیا اور امریکہ کی اشتعال انگیزیوں کی مذمت کی۔

● ڈھاکہ ۶ رمئی۔ دریائے میگھنا میں کل طوفان کے باعث جو کشتی الٹ گئی تھی اس کے ۵۵ مسافر جاں بحق ہو گئے ہیں۔ کشتی کے ایک مسافر عبد الحمید نے کل ڈھاکہ میں بتایا کہ کشتی میں پندرہ عورتوں اور بچوں سمیت ۱۲۵ افراد سوار تھے جن میں سے صرف ستر کو بچایا جا سکا ہے کوئی عورت یا بچہ زندہ نہیں بچا۔

● لاہور ۶ رمئی۔ حکومت مغربی پاکستان نے صوبہ بھر میں چینی کے پیشگی سودوں پر پابندی عائد کر دی ہے۔ اس اقدام کا مقصد چینی کی قیمتوں میں اضافہ کو روکنا ہے۔

● راولپنڈی ۶ رمئی۔ مقبوضہ کشمیر کی اسمبلی کے پہلے اجلاس کے موقعہ پر ہزاروں کشمیریوں نے زبردست مظاہرہ کیا اور اسمبلی کو توڑ دینے کا مطالبہ کیا۔ مظاہرین نے کتبے اٹھائے ہوئے تھے جن پر لکھا ہوا تھا کہ یہ اسمبلی عوام کی نمائندگی نہیں کرتی اس لئے اسے توڑ دیا جائے۔

● سٹاک ہالم ۶ رمئی۔ سویڈن کی پولیس ان ملزموں کو تلاش کر رہی ہے جنہوں نے گزشتہ روز نواحی قصبہ کے ایک بنک میں کمال چابکدستی سے ڈاکہ زنی کی واردات کی اور ایک سیف توڑ کر ۵ لاکھ ۸۲ ہزار ۳۴۰ سٹرلنگ پونڈ اور قیمتی اشیاء لے کر فرار ہو گئے +

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴